اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا

غلام احمد قادیانی

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دو بار

فی پرچہ ایک آنہ

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۳۶ | مورخہ ۲ نومبر ۱۹۲۶ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت ناساز رہی ہے۔

۲۹ اکتوبر۔ بروز جمعہ صبح کے وقت مولانا ظہور حسین صاحب مجاہد بخارا کے اعزاز میں طلبائے مدرسہ احمدیہ کی طرف سے مدرسہ احمدیہ کے ہال میں دعوت چائے دی گئی۔ ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس کے جواب میں مولانا صاحب موصوف نے بہ انداز دلربا ایک پُرمغز تقریر فرمائی۔ سب سے آخر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی تقریر کی۔ جس میں آپ نے اس مضمون پر روشنی ڈالی۔ کہ کس طرح ایک شخص ہر حالت میں تبلیغ کر سکتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ تقریر بہت جلد صاف ہو کر احباب کے مطالعہ میں آئیگی۔

مولانا ظہور حسین صاحب کو جماعت کوئٹہ اور جماعت مردان کی طرف سے بخیریت واپسی پر مبارکباد کے تار پہنچے ہیں ؂

خان ذوالفقار علی خان صاحب رخصت پر تشریف لے گئے ہیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب قائمقام ہیں ؂

امیر فیصل کا اعتذار

بخدمت مولوی عبد الرحیم صاحب درد امام مسجد لنڈن

بعد آداب و تسلیمات کے میں نہایت افسوس سے آپ کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ شہزادہ امیر فیصل ابن عبد العزیز السعود آپ کی مسجد کی رسم افتتاح میں شریک نہ ہو سکیں گے۔ اس کا شہزادہ امیر فیصل کو اور مجھے بڑا افسوس ہے۔ اور شہزادہ موصوف اور میں خواہش رکھتے ہیں۔ کہ آپ کو کامیابی نصیب ہو۔ اور اس عظیم الشان مسجد کی آبادی اور برکات میں اضافہ ہو۔ اور ہم اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ وہ آپ کے تمام امور میں آپ کو کامیابی عطا فرمائے۔

براہ نوازش میری اس معروضات اور تسلیمات کو قبول فرما کر مجھے اعزاز بخشیں ؂

آپ کا خیر خواہ

عبد اللہ الدملوجی ؂

سونگڑہ (کٹک) میں جلسہ میجک لینٹرن کے ذریعے لیکچر

(تار بنام الفضل)

برادر محمد احمد صاحب سکرٹری سونگڑہ (کٹک) سے بذریعہ تار مورخہ ۲۷ر اکتوبر ۱۹۲۶ء مطلع فرماتے ہیں:۔

۲۰ر اکتوبر کو حضرت نیرؔ اور مولانا غلام احمد صاحب یہاں پہنچے۔ ان کے آنے پر گولے چلائے گئے۔ اور ایک پُرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ ان کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ پولیس کا انتظام خاطر خواہ تھا۔ انسپکٹر۔ سب انسپکٹر۔ کنسٹبل اور چوکیدار سب انتظام میں مدد دیتے رہے۔ وفاداری اور شکریہ کا تار جناب گورنر صاحب بہادر کی خدمت میں بھیجا گیا۔ جس میں درخواست کی گئی۔ کہ چھوٹی چھوٹی جماعتوں کے جلسوں کی حفاظت بھی اسی طرح کرنے کا خیال رکھا جائے۔ جس طرح بڑی بڑی جماعتوں کے جلسوں کا خیال رکھا جاتا ہے۔ ۲۱ر اکتوبر حضرت نیرؔ نے افتتاحی تقریر کی۔ جس میں خصوصیت کے ساتھ آپ نے تاج برطانیہ کے ساتھ وفاداری کا اظہار کیا۔ اور یہ بتایا۔ کہ احمدیت کا دنیا کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ بعد ازاں آپ نے "اسلام ہی زندہ اور عالمگیر مذہب ہے" پر تقریر فرمائی۔ اسی طرح مولانا غلام احمد صاحب مجاہد نے "احمدیت ہی عین اسلام ہے" اور "خاتم النبیین" پر الگ الگ دو لیکچر دیئے۔ حضرت عبدالرحیم صاحب نیرؔ نے بذریعہ میجک لالٹین "مختلف ممالک میں اشاعت اسلام" پر لیکچر دیا۔ مورخہ ۲۲ر اکتوبر کو مولوی محمد حسن صاحب غیر احمدی کے ساتھ کامیاب مناظرہ ہوا اور ان کے سترہ اعتراضات کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ جس سے تمام غیر احمدیوں نے اپنے مولوی صاحب کی شکست کو محسوس کر لیا اس مناظرے کی کامیابی سے لوگوں پر اچھا اثر پڑا۔ نماز جمعہ کے بعد پھر جلسہ منعقد ہوا۔ اور مولانا نیرؔ نے "احمدیت دنیا کے امن کا ذریعہ ہے" پر اظہار خیالات فرمایا۔ بس ازیں مولوی غلام احمد صاحب مجاہد نے "صداقت مسیح موعودؑ" پر روشنی ڈالی۔ دوبارہ اسی مضمون پر جناب نیرؔ صاحب نے میجک لالٹین کے ذریعہ لیکچر دیا جیسا کہ کل آپ نے لیکچر دیا تھا۔ اس لیکچر میں غیر احمدی مرد اور عورتیں بھی بکثرت آئیں ان تمام اجلاس کے لئے عالی جناب مولوی تفرخ علی صاحب ہی صدر منتخب ہوتے رہے۔ ایک غیر احمدی شخص نے ان لیکچروں کی ازحد تعریف کی۔ ایک نیا شخص جماعت احمدیہ میں داخل ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

۲۳ر اکتوبر کو وفد یہاں سے رخصت ہو گیا"۔

کیرنگ میں اعلائے کلمۃ اللہ

(تار بنام الفضل)

برادر عبدالعزیز خان صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ کٹک بذریعہ تار مورخہ ۲۹ر اکتوبر ۱۹۲۶ء مطلع فرماتے ہیں:۔

مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ اور مولوی غلام احمد صاحب مجاہد ۲۴ر اکتوبر کی صبح کو کیرنگ میں تشریف لائے۔ جہاں آپ نے تمام اڑیسہ کے مختلف نسلوں اور قوموں کے انبوہ کے سامنے کانفرنس میں کامیاب تقریریں کیں۔ بعض اشخاص کو ہم نے خود مدعو کیا تھا۔ ۲۶ر اکتوبر کو آپ کٹک کی طرف روانہ ہو گئے۔

اخبار احمدیہ

اعلان نظارت اعلیٰ

بارہا مختلف نظارتوں کی طرف سے اعلان کئے گئے ہیں۔ کہ کسی نظارت کو خط لکھنا ہو۔ تو ہرگز ناظر کے نام پر خط نہ لکھے جائیں۔ صرف نظارت کا نام کافی ہوتا ہے۔ اس غلطی سے جماعت کے کاموں میں ہرج واقع ہوتا ہے۔ ناظر صاحبان مختلف اوقات میں کاموں کے سلسلہ کی وجہ سے اور کبھی رخصت کے سبب سے باہر جاتے ہیں۔ اور دوسرے ناظر صاحبان ان کی قائم مقامی کرتے رہتے ہیں۔ اور کاغذات پر دستخط کرتے ہیں۔ پس نام پر خط ہونے سے وہ دفتر متعلقہ کو نہیں ملتے۔ بلکہ مکتوب الیہ کو ملتے ہیں جو بعض مرتبہ اس کے نہ ہونے سے اس کے پرائیوٹ خطوط سمجھ کر مکان پر یا جہاں وہ ہو۔ بھیج دیئے جاتے ہیں۔ پھر بڑی دیر میں خطوط دفتر میں پہنچتے ہیں۔ کبھی ضائع بھی ہو سکتے ہیں۔ پس تمام انجمنوں کا فرض ہے۔ کہ بار بار اپنے لیکچروں اور جمعوں کے مواقع پر جماعت کے افراد میں یہ امر ذہن نشین کر دیں۔ کہ ذاتی خط و کتابت کے علاوہ تمام خط و کتابت دفتر کے نام پر ہو۔ نہ کہ صاحب دفتر کے نام۔ دوسری بات قابل توجہ یہ ہے۔ کہ معمولی دفتری کاروبار کے لئے ضروری ہے کہ ہر معاملہ کا کاغذ علیحدہ ہو۔ خواہ ایک لفافہ میں کئی کاغذ رکھدیئے جائیں۔ کیونکہ چند امور ایک کاغذ پر درج ہونے کے باعث اسلہ میں علیحدہ علیحدہ شامل نہیں ہو سکتے۔ اور ہو سکتا ہے کہ دفتری سقم کے باعث توجہ افسر سے رہ جائیں۔ کام کی کثرت اور کام کرنے والوں کے قلت کی صورت میں یہ احتمالات بہت قوی ہو جاتے ہیں۔ اور واقعی نقص کار ہو کر افراد جماعت کی تکلیف کا سبب ہوتا ہے۔ تیسرے یہ بات بھی ضروری توجہ کے لائق ہے۔ کہ معمولی دفتری کارروائی کے خطوط براہ راست دفتروں کو بھیجے جائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے خطوط میں معمولی کاروباری معاملے اس وقت تک شامل نہ کئے جائیں۔ جب تک حضور کی توجہ مبذول کرانے کی ضرورت نہ ہو۔ حضور کا وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔ اور دفاتر کو براہ راست نہ ملنے کے باعث کئی دفتروں کی وساطت سے خطوط پہنچنے میں دیر ہوتی ہے اس طرح یہ تاخیر بھی بچائی جا سکتی ہے۔ قائمقام ناظر اعلیٰ قادیان

مباہلہ میں احتیاط کرو

اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ احمدی جماعت کا کوئی فرد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی اجازت اور علم کے بغیر مباہلہ نہ کرے۔ مباہلہ کوئی کھیل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی ایک تقدیر کو ٹال کر دوسری تقدیر جاری فرماتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے غنا سے ڈر کر ایسے معاملات میں نہایت احتیاط سے قدم رکھنا چاہیئے۔ اس کے متعلق پہلے بھی بارہا اعلان کیا جا چکا ہے۔ اور اب پھر تاکید مزید کے طور پر یہی اعلان کیا جاتا ہے۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے کہ اس معاملے میں خاص احتیاط سے کام لیا کریں۔ ناظر دعوت و تبلیغ

احمدی وکیل

ہمارے ایک احمدی نوجوان شیخ فضل کریم صاحب پراچہ بی اے۔ ایل ایل۔ بی پلیڈر نے سرگودہ میں وکالت کا کام شروع کیا ہے۔ چونکہ انہوں نے نیا ہی کام شروع کیا ہے اس لئے احمدی احباب کو چاہیئے کہ انہیں ہر طرح کی مدد بہم پہنچائیں۔

ایک احمدی بھائی کی ضرورت

ہمارے ایک احمدی ڈرل ماسٹر جو فزیکل ٹریننگ کلاس کے تعلیم یافتہ ہیں۔ آجکل بیکار ہیں۔ ان کیلئے ملازمت کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی احمدی بھائی ان کی ملازمت کا انتظام کر سکیں تو دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔ ناظر امور عامہ قادیان

غیر ملکی زبانوں میں تقریریں

مورخہ ۲۹ر اکتوبر بروز جمعہ شام کے ۵ بجے حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے مولانا ظہور حسین صاحب کی بخارا سے بخیریت واپس تشریف آوری کی خوشی میں بعض غیر ممالک کے احباب کو دعوت چائے دی۔ جس کے بعد انہوں نے مختلف زبانوں میں تقریریں کیں۔ جن میں سے قابل ذکر روسی ڈچ۔ ترکی اور کُردی زبانیں ہیں۔ جو مولانا ظہور حسین صاحب احمد سرہند صاحب سماٹرن۔ احسان حقی صاحب دمشقی اور عبیداللہ صاحب عرب نے کیں۔ خاکسار محمد شاہ نواز۔ قادیان

تصحیح

الفضل کی اشاعت ماسبق میں صفحہ ۲ پر "دوہرم سالہ میں تبلیغ احمدیت" غلطی سے لکھا گیا ہے۔ اسے "ڈیرہ اسمٰعیل خان میں تبلیغ احمدیت" پڑھا جائے۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
یوم سہ شنبہ ۔ قادیان دار الامان ۔ مورخہ ۲ نومبر ۱۹۲۶ء

احمدیہ مسجد لنڈن کا افتتاح

مرکز مادیت میں اللہ اکبر کی صداؤں کا غلغلہ

کفر و شرک کی تاریکیوں میں آفتاب اسلام کا طلوع

شان اسلامی کے پُر شکوہ نظارے مشرق و مغرب کا اتحاد

امن است در مکان محبت سرائے ما کی عملی تفسیر

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست ۔ آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

آخر وہ ساعت سعید جس کا ایک عرصہ سے انتظار تھا آپہنچی یعنی لنڈن مسجد کا باقاعدہ افتتاح خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۳ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو ساڑھے تین بجے ہو گیا۔ اللہ اکبر۔

مسجد لنڈن کی بنیاد ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو خود حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے رکھی تھی۔ جن مقاصد و اغراض کو مدنظر رکھ کر آپ نے یہ بنیاد رکھی تھی۔ وہ اس کتبہ سے ظاہر ہیں۔ جو آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا موجود ہے۔ خدا کی رضا کے حصول کے لئے اور اس غرض سے کہ خدا تعالیٰ کا ذکر انگلستان میں بلند ہو۔ اور انگلستان کے لوگ بھی اس برکت سے حصہ پا دیں۔ جو ہمیں ملی ہیں۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اس مسجد کے لئے دعا کی تھی کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ کے لئے

"اس مسجد کو نیکی۔ تقویٰ۔ انصاف اور محبت کے خیالات پھیلانے کا مرکز بنائے۔ اور یہ جگہ حضرت محمد مصطفےٰ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت احمد مسیح موعود نبی اللہ بروز نائب محمد علیہما الصلوٰۃ والسلام کی نورانی کرنوں کو اس ملک اور دوسرے ملکوں میں پھیلانے کے لئے روحانی سورج کا کام دے۔ (اے خدا تو ایسا ہی کر)

تعمیر مسجد بہت بڑا نشان ہے

ان دعاؤں کی قبولیت کا ہم کو یقین ہے۔ اور اب اس [illegible] کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں۔ خود مسجد کا تعمیر ہو جانا بہت بڑا نشان ہے۔ آج تک دُنیا بھر میں کسی شخص کو خواہ وہ بادشاہ ہو یا اسلام کا امام فرد یہ توفیق نہ ملی کہ لنڈن میں مسجد تعمیر کرے۔ لنڈن برٹش ایمپائر کا مرکز ہونے کے باعث دنیا کی اسلامی سلطنتوں کے نمایندوں اور متمول اور ذی اثر مسلمانوں کا بھی مرکز رہا ہے۔ لیکن ان میں سے کبھی اور کسی کو یہ تحریک بھی نہ ہوئی کہ یہاں مسجد ہونی چاہیئے۔

ایک مرتبہ بعض لوگوں نے لنڈن میں ایک مسجد کی تعمیر کا خیال کیا۔ لیکن اس کی بنیاد نیکی اور تقویٰ پر نہ تھی۔ محض ایک نمائش اور نمود مقصد تھا۔ اس لئے ان کو اب تک توفیق نہ ملی۔ آیندہ اگر کچھ ہو تو وہ اسی خیال کی تجدید ہو گی نہ کچھ اور۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۱ء میں ایک کشف دیکھا تھا۔ کہ آپ شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑے ہیں۔ اور نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہے ہیں۔ اس رؤیا کی تعبیر میں آپ نے یہی فرمایا کہ آپ کی تحریریں پہنچیں گی۔ منبر کا تعلق مسجد سے ہوتا ہے۔ گویا آج سے ۳۵ برس پیشتر اللہ تعالیٰ نے لنڈن میں ایک ایسی مسجد کی تعمیر کی خبر دی تھی۔ یہاں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام اعلان اسلام کرینگے۔ خدا تعالیٰ کا وہ وعدہ پورا ہوا۔ اور ۳۵ سال کے بعد اس پیشگوئی کا ظہور عملی صورت میں ہو گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ٭

جن حالات میں یہ مسجد تعمیر ہو

کے مظہر ہیں۔ خدا تعالیٰ کی عجیب در عجیب

اپنی آنکھ سے مشاہدہ کیا ہے۔ میں

آدمیوں کے مُنہ سے سُنا تھا۔ جو بطور

یہ مسجد تعمیر نہ ہو گی۔ بلکہ برلن مسجد کی طرح

یہاں تک کہ مسجد کی تعمیر کا کام شروع

نہیں آتا تھا۔ اور بعض دریافت حالا

رہے۔ اور پھر مسجد کی مخالفت کے لئے

طریق اختیار کئے گئے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے

خطرات کو آپ دور کر دیا اور مسجد تعمیر ہو

ذوق اور لطف کا اندازہ بھی نہیں کر

کو دیکھ کر اٹھا رہے تھے۔ اور حضرت

کے اس شعر کو پڑھتے تھے۔ ع

ہمارے کر دیئے اونچے

یہ سعادت ازل میں مولانا درد کے حصہ میں

اقامت لنڈن میں مسجد ان کے ہاتھوں سے

تاریخی واقعہ ہے۔ کہ انہوں نے ۱۹۲۰ء

متعلق ڈلہوزی کہی تھی۔ حضرت خلیفۃ

نے ایسے مُنہ ہی ان کو لنڈن بھیجنے کا ار

کی نظم اس وقت میرے سامنے نہیں۔ لیکن اگر

تو انہیں معلوم ہو گا کہ صدق اور اخلاص

کو خدا تعالیٰ ضائع نہیں کرتا۔

اسے پڑھکر ایمان تازہ ہوتا ہے۔ ۱۹۲۴ء

خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اس مسجد کی

اس تقریب اور اس کے بعد کی ضروری تقرر

درد صاحب کے نام سے ہی جاری ہوئے تھے۔

کا تاریخ سلسلہ سے تعلق ہے۔ اس لئے میں ان

کو لکھتا۔ اسی طرح پر اس مسجد کی بنیاد درد صاحب

گئی۔ اور درد صاحب کے ہی تعمیر کا کام شروع کیا

ہاتھ پر اس کی تکمیل ہوئی۔ اور ان کے عہد ہی میں

خدا کرے کہ ان کے عہد ہی میں یہ پوری رونق اور

آباد ہو جاوے۔ میں فروگذاشت کروں گا۔ اگر جنا

صاحب کا ذکر نہ کروں۔ جو ان کے نائب و معین

اس ترقی میں ان کے ساتھ رہے۔ خاکسار عرفانی

پر ناز کئے بغیر آگے نہیں جا سکتا۔ جس کو خدا تعالیٰ

محض فضل سے ان ہر سہ تقاریب پر لنڈن میں موجو

شرف و سعادت بخشی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ٭

مسجد کا افتتاح اور اس کی راہ میں مشکلات

مسجد

مشکلا

...تفصیل چاہتی ہیں۔ اس کی افتتاح کے لئے جو ...یں۔ وہ خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی کا ایک تازہ نشان ...س تو یہ تھی۔ کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ...ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے قائمقام کی حیثیت ...یں۔ لیکن سلسلہ کے حالات اور مرکزی ...اہش کے پورا ہونے میں سدراہ تھیں۔ اس لئے ...کا جو جلسہ تجویز ہوا تھا۔ اس کی صدارت کے لئے ...ت پر سلطان ابن سعود نے اپنے صاحبزادہ امیر فیصل کو تجویز کر دیا۔ اور وہ ۲۶ ستمبر ۱۹۲۶ء کو ساحل انگلستان پر اُترے۔ سلسلہ کی طرف سے جناب مولانا ... جامع لنڈن نے اس کا استقبال کیا۔ امیر فیصل ...دعا۔ مولانا درد سے ملکر بہت خوش ہوئے۔ اسی روز ...کے برقافلہ لنڈن کے پیڈنگٹن سٹیشن پر اُترا۔ جہاں ...استقبال امیر موصوف کا کیا گیا۔ استقبال کے ...ہدایات درد صاحب چھوڑ گئے تھے۔ اگرچہ ہم یہاں ...کام کرنیوالے تھے۔ ملک غلام فرید۔ برادر عزیز دین ...باتی۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے تمام کام ایسی ...بی سے طے ہوا۔ کہ لنڈن کا پریس اس شان کے استقبال ...ہونے کا معترف ہے۔ سٹیشن پر مسلمانوں کی بہت بڑی ...موجود تھی۔ اور اھلاً وسھلاً و مرحباً کے نعروں سے اللہ اکبر کی صدائیں گونج رہی تھیں۔ لنڈن پریس نے ...رنگ لنڈن مسجد اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تبلیغی مشن کے ...مضامین کا سلسلہ جاری رکھا۔ اسی تاریخ ۲۳ ستمبر کو پروگرام ...ہو کر ۲۹ ستمبر ۱۹۲۶ء کو ری سپشن اور ۳ اکتوبر ۱۹۲۶ء ...افتتاح مقرر ہو گیا تھا۔ اور امیر اور اس کے مشیروں کی ...ی اور اطلاع کے بعد ری سپشن کے لئے اطلاعی دعوت نا... ...ری ہو چکے تھے۔ کہ یکایک اطلاع ملی کہ چونکہ ۲۹ ستمبر ۲۶ء ...سرکاری لنچ میں شریک ہو رہے ہیں۔ اسی روز ری سپشن ...نا مشکل ہو گا۔ اس لئے اس کو ۲ اکتوبر ۱۹۲۶ء پر بدل ...دیا جائے۔ چنانچہ اسی ہدایت کے موافق پھر کام شروع کیا گیا۔ ...میں اس خوشگوار مصروفیت کا نقشہ پیش نہیں کر سکتا۔ کہ کس طرح ...ستمبر ۱۹۲۶ء سے لیکر ۳ اکتوبر ۱۹۲۶ء تک شبانہ روز کام ہوتا رہا۔ درد صاحب کی صحت اچھی نہ تھی۔ ملک صاحب بھی گو بیمار ...ے اور برادرم عزیز دین بھی علیل ہی تھے۔ اور اب ... ...تندرست تھا۔ مگر میری عمر اور پیری ... عجیب چیز ... ...ہی کافی تھا۔ اس پر تمام خط و کتابت اور ضروری انتظام ...کے لئے میڈیم انگریزی ہے۔ اس کے تمام تر کام کا بوجھ زیادہ تر خود مسٹر درد اور ان کے رفیق ملک صاحب پر تھا۔ ثواب ...کے لئے ہم بھی شریک تھے۔ یہ نظارہ قابل دید تھا۔ جیسے ایک صعبناک مہم درپیش ہو! در محکمہ حربیہ کی اس وقت کی مصروفیت عجیب شان رکھتی ہے۔ اسی طرح پٹنی کے ایک مکان کے اوپر کے حصہ میں ایک چھوٹے سے کمرہ میں بیٹھے ہوئے مولانا درد اور ان کے رفقائے کار مصروف عمل تھے۔

میں یہاں اس امر کا اظہار کئے بغیر آگے نہیں جا سکتا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے جو یہ تجویز فرمایا ہے کہ آپ کے پرائیویٹ سکرٹری آئندہ مبلغ ہوا کریں۔ یہ بہترین اصول ہے بیرونی مبلغین کے لئے جو تربیت پرائیویٹ سکرٹری کے عہدہ سے ہو سکتی ہے وہ اور کسی طرح ممکن ہی نہیں۔ درد صاحب نے زمانہ پرائیویٹ سکرٹری میں جو تعلیم پائی۔ اور جس طرح پر ان کی تربیت ہوئی ہے اس نے ان کو اس قابل بنا دیا ہے۔ کہ وہ بڑے سے بڑے پیش آمدہ مراحل کو آسانی سے حل کر جاویں۔ یہ پہلا موقعہ سلسلہ کی تاریخ میں تھا۔ کہ ایک بادشاہ کا بیٹا اس کا مہمان ہو کر آتا ہے۔ اور لنڈن جیسے سیاسی مرکز میں یہاں کام کی مشکلات مختلف قسم کی تھیں۔ مگر میں نے دیکھا۔ کام کی کثرت، مشاغل کی اہمیت اور نوعیت نے انہیں گھبرایا نہیں۔ وہ ایک مستقل مزاج جرنیل کی طرح آگے بڑھتے چلے گئے۔ تین ہزار کے قریب مختلف دعوتی رقعہ تقریب افتتاح پر اور دو سو سے زائد دعوت نامے ری سپشن کے لئے ایک رات میں بھیجدینا آسان کام نہیں ہے۔ مگر انہوں نے ایسے ... طریق پر تقسیم عمل کیا کہ سب کچھ آسانی سے ہو گیا۔ فہرستوں کا تیار کرنا۔ چھپے ہوئے کارڈوں کا لکھنا پھر انہیں ملفوف کرنا۔ پتہ کے لفافہ لکھنا۔ ٹکٹ لگانا۔ جب کام کی تفصیل میں جاویں تو معلوم ہوتا ہے کہ کس قدر مشکل ہو جاتا ہے۔ مگر انہوں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ سب کام آج ہی ختم کر دینا چاہیئے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ کام ختم ہو گیا۔ لیکن جب تبدیلی کی اطلاع آئی تو پھر جن لوگوں کو دعوت ری سپشن تھی۔ ان کو مزید اطلاع دینی پڑی۔ دوسری طرف صحن مسجد کی درستی۔ فوارہ کا کام ابھی باقی تھا۔ بعض اوقات درد صاحب کی حالت ضعف اور بیماری کے حملے کی وجہ سے غش تک پہنچ گئی۔ ایک روز تو ہاتھ پاؤں سرد ہو گئے۔ مگر باوجود ڈاکٹر کے منع کرنے کے بھی کام میں مصروف رہے۔ اور یہ انکی روح نہ تھی بلکہ حضرت اولوالعزم کی روح کام کر رہی تھی۔ جو کئی ہزار میل کے فاصلہ سے انکی تربیت فرما رہی تھی۔ ابھی ہم اس مرحلے ہی میں تھے کہ ۳۰ ستمبر کے قریب مختلف افواہیں مشہور ہوئیں کہ امیر صاحب نہیں آئینگے۔ اور یکم اکتوبر کو اس افواہ میں کسی قدر قوت پیدا ہوئی۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ یقین دلایا گیا کہ امید ہے مشکل رفع ہو جائیگی۔ اور امیر آ جائیگا۔ احکام کا انتظار ہے اس وقت ہماری حالت کا اندازہ دور والے کیا کر سکتے ہیں۔

پریس کے رپورٹر منٹ منٹ کے بعد ٹیلیفون کر رہے تھے۔ اور ان کے نمائندے دوڑے چلے آ رہے تھے۔ کوئی خاص اور آخری اطلاع ہمارے پاس نہ تھی۔ تاہم مناسب موقع صحیح جواب ہر ایک کو دیا جاتا رہا۔ پریس نے اس کا نام مسٹری (راز) رکھا۔ اور امیر کی پوزیشن کو نازک بنا دیا۔ آخر ۲ اکتوبر ۱۹۲۶ء کی صبح کو جناب امیر فیصل کے مشیر اور سلطان ابن سعود کے وزیر خارجہ ڈاکٹر دملوجی خود تشریف لائے۔ اور انہوں نے اظہار افسوس کیا کہ موجودہ حالات میں امیر صاحب نہ آسکینگے۔ اور جماعت احمدیہ کی خدمت اسلام کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا۔ اور یہ بھی کہا کہ وہ ہر ساعت سلطان ابن سعود کے احکام کے منتظر ہیں۔ اور حسب دلخواہ احکام آنے کی توقع ہے۔

ہمارے مخالفوں کی مساعی

اسی اثناء میں ہمارے دشمنوں نے ہماری مخالفت کیلئے ایک نیا سلسلہ اور شاخسانہ شروع کر دیا۔ مگر ہم اس سے سراسیمہ نہیں ہوئے۔ اس لئے کہ

چشم ما بسیار ایں خواب پریشان دیدہ است

احمدی قوم کی خصوصیات مشکلات کے وقت زیادہ خوبصورتی سے نمایاں ہوتی ہیں۔ ہم پیغمبر امید کے فرمان بردار ہیں۔ ہم اس مخالفت کو خاموشی اور خوشی سے دیکھتے تھے۔ اور بہترین توقعات کرتے تھے۔ ہماری امید خدا تعالیٰ پر وسیع ہوتی تھی۔ اور ہر قسم کے ادنیٰ درجہ کے شرک سے بھی ہم بیزار ہو رہے تھے یہ مشکلات ہماری تطہیر اور سلسلہ کی شان کو بلند کرنیوالی تھیں۔ اس قدر زور کے ساتھ سلسلہ کا اعلان نہ ہوتا اگر یہ مشکلات نہ آتیں۔ آخر یقین ہو گیا کہ وہ نہیں آئینگے۔

شیخ عبدالقادر صاحب کی آمد

ہم نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ امیر فیصل آئیں یا نہ آئیں۔ مسجد کا افتتاح ہو گا۔ اور اس فیصلہ کی اطلاع حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور بھی کر دی تھی۔ آپ نے جو تار اس کے جواب میں دیا۔ اس نے جماعت لنڈن کے قلوب پر سکینت نازل کر دی اور میخ فولاد کی طرح انہیں مضبوط کر دیا۔ درد صاحب اخبار نویسوں کے قائمقاموں کو برابر یہ کہہ رہے تھے کہ مسجد کی تقریب افتتاح بہر حال ہو گی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اخبارات شام ان خبروں سے لبریز تھے جہاں وہ امیر فیصل کے نہ آنے کے راز پر مختلف حاشیہ چڑھا رہے تھے وہاں وہ یہ بھی لکھتے تھے کہ مسجد کا افتتاح ضرور ہو گا۔ اسی اثناء میں شیخ عبدالقادر صاحب بیرسٹر لاہور (جو مجلس اقوام میں ہندوستان کے نمائندہ کی حیثیت سے آئے تھے) یکایک لنڈن وارد ہوئے۔ اور ان کا خط درد صاحب کے نام آیا کہ وہ مسجد دیکھنے آنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ان کو ٹیلیفون کے ذریعہ اطلاع دیگئی۔ اور وہ دوپہر کے قریب تشریف لے آئے۔ تمام واقعات کا مختصر ذکر کرنے کے بعد ان سے کہا گیا کہ وہ مسجد کا افتتاح کریں۔ انہیں اپنی اس خوش قسمتی پر جس قدر ناز ہو وہ کم ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرا ارادہ ہرگز لنڈن آنے کا نہ تھا مگر یکایک مجھے یہاں آنے کا خیال ہوا۔ ورنہ میں اٹلی جا رہا تھا۔ ہم نے اسے خدا کے انتظام کے ماتحت سمجھ کر یہ فیصلہ کیا۔ کہ مسجد کا افتتاح اب شیخ صاحب ہی کریں۔ لیکن انہوں نے مناسب سمجھا کہ سلطان ابن سعود کو تار دیں۔ غرض انہوں نے تار دیا اور امیر فیصل کے نہ آنے کے اثرات کو واضح کیا۔ اور ۳ اکتوبر کو خود ہی جا کر انکے مشیر اور وزیر خارجہ کو کہا۔ خاکسار عرفانی بھی ساتھ تھا۔ مگر یہ سعادت ان کے لئے مقدر نہ تھی بلکہ خود شیخ عبدالقادر کیلئے تھی۔ ان تمام مشکلات اور دکھوں میں مسجد کے افتتاح کا وقت آگیا۔

شاندار اور کامیاب افتتاح

ایک طرف ان مشکلات کا سلسلہ تھا دوسری طرف مسجد کے متفرق کاموں کی تکمیل اور سینکڑوں مہمانوں کے لئے چاء کا انتظام اور کام کرنے والوں کی تعداد ظاہر مگر جو کچھ ہو رہا تھا۔ وہ سب خدا تعالٰے کی قدرت نمائی کا کرشمہ تھا۔ ۳ر اکتوبر کو ۱۲ بجے ہی سے لوگوں کی آمد شروع ہو گئی۔ اور دو بجے تک بیرونی راستے اور اور مسجد کا صحن بھرا ہوا تھا۔ یہاں تک کہ جو ترتیب ہم نے ملحوظ رکھی تھی۔ ہم اس کو قائم نہ رکھ سکے۔ آنے والے معمولی درجہ کے لوگ نہ تھے۔ بلکہ ہوس آف لارڈز اور ہوس آف کامنز کے بعض ممبر سول۔ ملٹری اور نیوی کے عہدہ دار اور افسر۔ مختلف ممالک کے سفراء متعینہ لنڈن یا ان کے نمائندے انگلستان۔ ویلز۔ آئرلینڈ اور سکاٹ لینڈ سے محض اسی غرض کے لئے آنے والے زائرین اور لنڈن کے تمام حصوں کے لوگ ہر مذہب وملت کے نمائندے اسلام کے مختلف فرقوں کے مسلمان۔ بعض ہندو حضرات۔ ان سب میں نمایاں شخصیت مہاراجہ ادھیراج مہاراجہ بردوان کی تھی۔ مہاراجہ بردوان امپیریل کانفرنس میں ہندوستان کے نمائندے کی حیثیت سے آئے ہیں۔ ان کو ہماری دعوت ۳ر اکتوبر ۱۹۲۶ء کی صبح ہی کو پہنچی۔ مگر مہاراجہ صاحب نے اپنی گوناگوں مصروفیتوں کے باوجود اس دعوت کی عزت کی۔ اور آپ معہ دو راج کنوروں کے نہایت سادگی کے ساتھ شریک جلسہ ہوئے۔ مہاراجہ صاحب کی سادگی منکسر المزاجی قابل رشک تھی۔ آپ کے لئے ہم نے کوئی خاص نشست کا انتظام نہ کیا تھا۔ اس لئے کہ کوئی خصوصیت قائم رہ نہ سکتی تھی۔ ہوس آف لارڈز اور ہوس آف کامنز کے ممبر اور سول اور ملٹری اور نیوی کے بعض اعلٰے عہدہ دار خود فرماتے تھے۔ کہ لوگوں کی کثرت کنٹرول سے باہر ہے۔ اور وہ اس قسم کے امتیازات کی ذرا بھی پرواہ نہ کرتے تھے۔ بلکہ خوش تھے۔ اس حیثیت سے بھی یہ جلسہ خالص اسلامی شان مساوات رکھتا تھا۔ پریس رپورٹروں فوٹو گرافروں اور سینما والوں کی بھی ایک جماعت موجود تھی۔ افریقہ سومالی لینڈ۔ مصر۔ عراق عرب کے مسلمان اپنے اپنے لباسوں میں اور بعض انگریزی لباس میں تھے۔ بعض معززین وعمائدِ انگلستان نے جو کسی وجہ سے شریک نہ ہو سکتے تھے مختلف پیغامات ارسال کئے۔ اور پارلیمنٹ کے ممبروں کی بہت بڑی تعداد نے اپنی لنڈن سے باہر یا دوسری مصروفیتوں کی وجہ سے عدم شرکت پر اظہار افسوس کیا۔ اور تمام صحن مکان بھرا ہوا تھا۔ ٹھیک وقت مقررہ پر کارروائی شروع ہوئی۔

مختصر روئداد

مسجد کے دروازہ کی سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر جلسہ کا آغاز ہوا۔ اولاً مولانا دردؔ صاحب نے پورے سوز وگداز سے قرآن مجید کی تلاوت فرمائی۔ اور خدا کی شان ہے۔ کہ جو آیات انہوں نے تلاوت کے لئے منتخب فرمائیں۔ اس وقت ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ یہ آیات اب اتر رہی ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۖۚ وَفِى النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۞ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۞

(سورہ توبہ) تلاوت کے بعد انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا (جو الفضل مورخہ ۲۶ر اکتوبر ۱۹۲۶ء میں چھپ چکا ہے۔ ایڈیٹر) اور پھر چاندی کی چابی شیخ عبدالقادر صاحب کو افتتاح مسجد کے لئے دی۔ اور انہوں نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ کے ساتھ مسجد کے دروازہ کو کھول دیا۔

وہ چابی لگا رہے تھے کہ اللہ اکبر کی صداؤں سے تمام فضا مسجد گونج اٹھی۔ سڑک پر اس قدر آدمی موجود تھے۔ کہ وہاں سے گذرنا مشکل تھا۔ افتتاح مسجد کے بعد تمام احباب سائبان کے نیچے جمع ہو گئے۔ جہاں مولانا درد نے اپنی افتتاحی تقریر بطور معذرت کے فرمائی۔ اور اس میں امیر کے منشیر ڈاکٹر عبدالصمد بلوچی کی چٹھی بھی پڑھ کر سنائی۔

اس کے ساتھ ہی وہ مختلف پیغامات برقی سنائے۔ جو مختلف دیار وامصار کے احمدیوں نے مبارکباد کے بھیجے تھے۔ اور وہ پیغامات بھی پڑھے جو انگلستان کے بعض لارڈز نے بھیجے تھے۔ اس کے بعد شیخ عبدالقادر صاحب نے جوابی تقریر کی۔

اس کے بعد دردؔ صاحب نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور خصوصیت سے مہاراجہ بردوان کا ذکر اپنی تقریر میں کیا اس پر مہاراجہ بردوان نے اپنی تقریر کی جس میں اس دعوت کو قبول کرنا اپنا فرض بتلایا اور امام لنڈن مسجد اور احمدی جماعت کا اس دعوت کیلئے شکریہ کیا۔ یہ ان کی فراخدلی وسعت حوصلہ کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ ہم کو یقین ہے۔ کہ یہ ہندو مسلم اتحاد کا ایک بہترین نمونہ ہوگی۔

اس اثنا میں ملک غلام فرید صاحب نے منارہ مسجد سے عصر کی نماز کے لئے اذان کی آواز بلند کی۔ اللہ اکبر کی پہلی صدا کے ساتھ لوگ مسجد کی طرف دوڑ پڑے۔ اور نہایت محویت کے عالم میں انہوں نے اذان کو سنا۔ اور بعض نے خواہش کی کہ وہ صرف اذان سننے کے لئے پھر آئیں گے۔ بعض دوستوں نے وضو کیا اور مسجد میں نماز کے لئے جمع ہو گئے۔ یہ خصوصیت تھی کہ تمام لوگ جوتے اتار کر اندر جا رہے تھے۔ اور دروازہ کے پاس اس مقصد کے لئے خاص انتظام مسجد کے اندر کر دیا گیا ہے۔ جہاں آرام سے جوتے اتارے جا سکیں۔ ایک سو کے قریب [...] عصر مولانا دردؔ کی اقتدا میں خشوع وخضوع سے [...] کے لئے تکبیر خاکسار عرفانی نے کہی۔ جس کے لئے [...] ایدہ اللہ بنصرہ نے اسے نامزد فرما دیا تھا۔ اس طرح [...] ملک غلام فرید صاحب نے کہی۔ پہلی تکبیر عرفانی نے اور [...] نماز مولانا دردؔ نے پڑھائی۔ اور سب سے پہلی نماز عصر تھی۔ [...] نماز میں شریک ہونے والے احمدی احباب میں سے [...] علی محمد خلف سیٹھ عبداللہ بھائی۔ عزیز مکرم ڈاکٹر [...] خلف الرشید حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین مرحوم۔ برادر [...] صاحب۔ چوہدری عبدالحمید صاحب اور انگریز نومسلم [...] تھیں۔ چاء نوشی کے بعد جلسہ کی کارروائی ختم ہو گئی۔ [...] تک موجود تھے۔

مسجد میں جب شام کی روشنی کی گئی تو وہ عجیب بقعہ [...] آتی تھی۔ اور اس قدر دلکش سماں تھا۔ کہ عورتوں اور [...] ایک تانتا مسجد کے سامنے بندھا ہوا تھا۔ ایک گروہ جاتا تھا [...] تھا۔ اس پر لطف کیفیت کا نظارہ دو گھنٹوں تک رہا [...] مجبوراً اسے وقت کے زیادہ ہو جانے کی وجہ سے بند [...] نوبت ممکن تھا۔ کہ رات کے بارہ بجے تک بھی لوگ آتے [...]

اس طرح پر یہ شاندار اور تاریخی تقریب ختم ہوئی [...] میں نہایت ہی پسندیدہ آرٹیکل اور تصاویر اس تقریب [...] نکل رہی ہیں۔ پچاس کے قریب اخبارات میں اب تک شائع [...] ہیں۔ وہ سلسلہ کی عظمت اور اہمیت کا اعلان کر رہے [...] اور ابن سعود کے اس طرح پر وعدہ کر کے اس کے ایفا [...] اظہار تعجب۔

لنڈن میں یہ تقریب اپنی نوعیت کی پہلی تقریب تھی۔ [...] لوگ اور معززین وعمائد اس تقریب میں شریک ہوئے ہیں۔ [...] نہیں ملتی تھی۔ سلسلہ کا ذکر اب لنڈن ہی نہیں تمام انگلستان میں [...] ہے۔ اور اس تقریب کی خبریں دور دراز ممالک میں پہونچ [...] میرے اس مضمون کے شائع ہونے تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام [...] کا نام اس تقریب کے سلسلہ میں آفاق میں پہونچ چکا ہوگا [...]

اگر امیر فیصل اس مسجد کا افتتاح کرتے تو یقیناً سلسلہ کی [...] اور خدا تعالٰے کی تائید ونصرت کا اتنا کھلا کھلا ثبوت نہ ملتا۔ [...] اس کی طرف منسوب ہو جاتی۔ لیکن تین دن پیشتر سے اس کی آمد [...] ہو جانے نے خدا تعالٰے کی تائید ونصرت کو کھلا کھلا نمونہ پیش [...] اور اب خالصتہً سلسلہ کی تبلیغ کا ایک واسطہ امیر فیصل کے غلط [...] مشیروں نے نکال دیا۔ الحمد للہ علٰی ذالک۔

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے۔ جو گوردا سپور [...] تھا۔ "خدا یا شرے برانگیزد کہ خیر ما دروباشد" یہاں بھی یہ [...]

افتتاح احمدیہ مسجد لنڈن

کے متعلق

متفرق یادداشتیں

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد نے روئداد جلسہ افتتاح احمدیہ مسجد لنڈن کے بارے میں جو رپورٹ بھجوائی ہے۔ اس کے ساتھ چند دلچسپ یادداشتیں ہیں۔ جو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

لوگ اس کثرت سے جمع ہوئے کہ لنڈن میں اس کی نظیر مذہبی دنیا میں ملنی مشکل ہے۔ حضور کا پیغام طبع کر کے بانٹا گیا۔ ایک ہزار کی تعداد میں چھپوایا تھا۔ مگر اس سب کے بانٹنے کے بعد معلوم ہؤا۔ کہ کثرت سے لوگوں کو نہیں ملا۔ اندر جو لوگ آئے۔ ان کا اندازہ کسی صورت میں بھی ۵ سو ہیں۔ شیخ صاحب تو ہزار کے قریب بتاتے ہیں۔ اردگرد سڑکوں کا نظارہ تھا وہ ضرور قابل دید تھا۔ آدمی ہی آدمی نظر آتے سڑکیں کچھ موٹروں سے اور کچھ آدمیوں سے بھری ہوئی تھیں چلنا مشکل تھا۔ پاس کی دیواروں اور درختوں پر لوگ چڑھے ہوئے تھے۔ مکان کے چاروں طرف مخلوقات جمع تھی۔ پولیس کو رکھنا پڑا۔ ہر ایک دروازہ پر اور اندر باغ میں پولیس تھی۔ ایک سامنے کا پھاٹک تو ٹوٹ ہی گیا۔ دس آدمی ایک سے منگائے گئے تھے جو انتظام میں مدد کریں اور پھر اپنے آدمی بھی پھر بھی بالکل بے بس ہو گئے اور مسجد سے خیمہ تک آنے کا رستہ نہ ملتا تھا۔ افسوس اس تمام نظارہ کا فوٹو نہیں لیا جا سکا۔ کیونکہ سینما والوں نے اور فوٹوگرافروں نے اپنے اپنے مطلب کے فوٹو لئے۔ خیمہ کا فوٹو لینے کی کوشش کی گئی۔ مگر ٹھیک نہ آیا۔

جس حصہ باغ میں خیمہ لگایا گیا تھا۔ وہ ایک سو فٹ لمبا اور ... فٹ چوڑا ہے۔ ایک خیمہ اور ایک شامیانہ لگایا گیا تھا۔ ۲۵۰ سے زیادہ کرسیاں تھیں۔ مگر اس سے زیادہ آدمی اردگرد کھڑے تھے۔ چائے باوجود وسیع انتظام کے سب لوگوں کو نہیں پلائی جاسکی۔ اور ان کو بغیر چائے کے واپس جانا پڑا۔

سڑک کی طرف جھنڈیاں لگائی گئی تھیں۔ اور دروازہ ڈبل کم بچھا ہؤا تھا۔ مسجد کے سامنے فوارہ چل رہا تھا۔ اور اردگرد خوشنما پھول مسجد کے حسن کو دوبالا کر رہے تھے۔ لوگ مسجد کے سامنے کھچے چلے آتے تھے اور باوجود یہ اعلان کرنے کے کہ اب خیمہ میں تقریریں ہونگی اور چائے ہوگی۔ مسجد کو اپنی آنکھوں سے اوجھل نہیں ہونے دیتے تھے۔ چونکہ خیمہ کے اندر جگہ بھی نہ تھی۔ اس لئے کثرت سے لوگ فوارہ کے قریب کھڑے ہو کر مسجد کو دیکھتے ہی رہے۔

حتیٰ کہ تقریریں وغیرہ ہو کر رات کے ۹ بجے تک مسجد کے سامنے جمگھٹا لگا رہا۔ بارہ بجے دن سے لوگ آنا شروع ہوئے تھے۔ اور اگر ۹ بجے کے بعد بھی ہم مسجد کا دروازہ بند نہ کرتے تو لوگ جمع رہتے۔ بہت لوگوں نے پوچھا کہ نمازیں کس کس وقت ہوا کریں گی وہ آسکتے ہیں یا نہیں۔ کئی نے جمعہ کے روز اور اتوار کے روز آنے کا وعدہ کیا۔ ایک آدمی نے کہا کہ آپ کے خیالات تو ایسے اچھے ہیں کہ میں اپنے آپ کو آپ کی جماعت میں ہی سمجھتا ہوں۔

نماز قریباً ایک سو آدمی نے پڑھی۔ انگریز کافی تھے۔ ایک ہمارا ہمسایہ سپر یولیسٹ ہے اور ہمیں اپنی موٹر میں سیر کے لئے لے جایا کرتا ہے۔ وہ بھی نماز میں جوتا کھول کر شامل ہؤا۔ اس نے بعد میں بتایا کہ وہ ایک صف میں جماعت میں کھڑا تھا اور آنکھیں بند کر کے دعا کر رہا تھا۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد جب اس نے آنکھ کھولی تو وہ صرف اکیلا ہی کھڑا تھا۔ باقی سجدے میں تھے کہنے لگا میں شرمندہ تو ہؤا۔ مگر خیر دعا تو ہو گئی تو خوش تھا۔ اکی ... کا ذکر کیا اور وہ خود ہمارے ساتھ برابر کام کرتے رہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

شیخ عبدالقادر صاحب نے جس وقت اپنی تقریر میں یہ کہا کہ وہ باوجود احمدی نہ ہونے کے اس بات کو فخر سمجھتا ہے۔ کہ اس موقعہ پر شامل ہؤا۔ لوگ بہت خوش ہوئے اور خوب تالیاں بجائیں اس طرح جب مہاراجہ بردوان نے تقریر میں کہا۔ کہ اس کا فرض تھا کہ وہ آتا۔ تو بھی لوگوں نے خوب چیر دیئے۔ جہاں یہ نوٹس لگا ہؤا تھا کہ امیر فیصل نہیں آئے گا تو ہندوستانی اور مصری مسلمان اس کو بُرا بھلا کہتے تھے۔ کہ تماشے دیکھتا پھرتا ہے۔ مگر مسجد میں نہیں آسکتا۔ چنانچہ ریوٹر نے اپنی تار میں اس کا غالباً ذکر کیا ہے۔ کہ اس نوٹس کو دیکھ کر لوگ بڑبڑا رہے تھے۔

مسٹر فلبی اور اس کی بیوی اور لڑکا بھی آئے ہوئے تھے اس کو سخت افسوس ہے۔ کہ امیر فیصل کیوں نہ آیا۔ بار بار مبارکباد دیتا تھا۔ اب گھر سے خط لکھا ہے۔ جس میں لکھتا ہے "یہ میرا ایک ضروری فرض ہے۔ کہ میں اس عظیم الشان کامیابی کیلئے آپ کو تہِ دل سے مبارکباد دوں۔ جس سے آپ کی مسجد کا افتتاح ہؤا۔ فی نفسہٖ یہ ایک نہایت ہی پرشان اور خوشگوار تقریب تھی۔ اور میں اپنے بخت بیدار پر بجا طور پر نازاں ہوں کہ میں اس مبارک موقعہ پر موجود تھا۔ میں اس امر کے اعادہ کی بھی از حد ضرورت محسوس کر رہا ہوں کہ اس وقت جبکہ وہ ابرِ سیاہ جو کہ کسی صورت میں بھی چھٹ جانے کا نام نہ لیتا تھا اس تقریب کے روئے زیبا پر چھا گیا تھا مجھ سے بڑھ کر کوئی افسردہ خاطر نہ تھا اور یہ تو صرف آپ ہی تھے کہ جنہوں نے اپنی بے پایاں فراست سے نہایت سنجیدگی کے ساتھ یہ کہہ کر ڈھارس بندھائی کہ اس تقریب سعید کی شان و شوکت اس تودۂ خاک پر شہزادوں اور تاجداروں اور مشاہیر اور اعاظم کی موجودگی کے ساتھ وابستہ نہیں۔ ذاتی طور پر مجھے اس بات کا بہت ہی ملال ہؤا۔ کہ ابن سعود نے اس قیمتی موقعہ کو ہاتھ سے یونہی گنوا دیا۔ کہ جس سے وہ اپنا دنیائے اسلام کا لیڈر ہونا ثابت کر سکتا تھا۔ یہ ایک نقصان ہے جو صرف اسی کا ہؤا ہے نہ کہ آپ کا۔ مگر خیر جیسا کہ بعض وقت ہوتا ہے کہ برائی سے بھلائی پیدا ہو جاتی ہے۔ ہمیں امید رکھنی چاہیئے۔ کہ یہ بات بھی کہ جو بالکل غیر متوقع طرز پر پیدا ہوئی اسلام کی اس بڑی ضرورت کو کہ جو "اتحاد" کے مضمون میں مضمر ہے۔ وقوع میں لانے کا باعث ہوگی"۔

قنصلِ اعظم بولیویا لکھتے ہیں:۔

"یہ واقعی میرے لئے موجب عزت تھا کہ میں اس مبارک تقریب کے موقعہ پر اتوار گذشتہ کو آپ کی مسجد میں موجود ہوتا۔ میں نے اس کی رسم افتتاح سے کمال اہتزاز پایا ہے"۔

میجر اے۔ ڈی۔ شی ریگن لکھتے ہیں:۔

"احمدیہ مسجد لنڈن کی رسم افتتاح میں شامل ہونا بلاشک و شبہ میرے لئے افزائش عزت اور خوشی کا باعث ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ میری یہ خیر اندیشانہ دعائیں کہ جماعت احمدیہ کامیاب اور بااقبال ہو آپ قبول فرمائیں گے"۔

غرض لوگوں کے مبارکبادی کے خطوط آرہے ہیں۔ اور جتنے لوگ مجھے یہاں ملے۔ سب نے کامیابی پر مبارکباد دی۔ نیرایسٹ کا ایڈیٹر بیناک سے ملا اور اس نے بہت بہت مبارکباد دی۔

مانچسٹر سے جو لوگ آئے ہوئے تھے۔ وہ نہایت ہی متاثر ہو کر گئے ہیں۔ اور اس اخلاص سے ملے۔ کہ جیسے احمدی ہوتے ہیں۔ کیپٹن گورڈن گو رنگ کو مسٹر ہافر نے جو مانچسٹر کے رہنے والے ہیں تعارف کرایا۔ اس کیپٹن نے بذریعہ تار شامل ہونے کی درخواست کر کے اجازت لی تھی۔ حالانکہ یہ اخبار میں اس وقت شائع ہو چکا تھا کہ امیر فیصل نہیں آئیں گے۔ کیپٹن صاحب نہایت

216

تپاک سے ملے۔ اور مبارکباد دی۔ اور نہایت ہی خوشی کا اظہار کیا۔

کئی لوگوں نے کہا۔ کہ ۲۵ سال پہلے اس ملک میں ایسا اجتماع ہونا ناممکنات سے تھا۔ میں چونکہ بہنوں اور بھائیو کرکے لوگوں کو مخاطب کرتا تھا اس لئے نہایت خوشی اور انبساط کے جذبات سب کے دل میں پیدا ہوتے تھے ۔

مہاراجہ بردوان نے خود دیکھنے کی خواہش کی تھی۔ اسی طرح سر عباس علی بیگ نے جو ممبران پارلیمنٹ اور لارڈ آئے ہوئے تھے۔ وہ جاتے ہوئے مجھے ملکر اور شکریہ ادا کرکے جاتے تھے۔ مگر میں ان کو پہچان نہیں سکتا تھا ۔

حضور کا پیغام ۵۰۰ اور طبع کروایا ہے۔ اور مصر اور ٹرکی اور فارس۔ افریقہ۔ ہندوستان اور یہاں کے تمام اخبارات کو بھیج دیا ہے ۔

لوگ کہتے ہیں کہ اچھا ہوا۔ امیر فیصل نہ آیا۔ اگر وہ آتا۔ تو لوگوں کی توجہ صرف اس طرف ہوتی۔ مگر اب افتتاح مسجد اور سلسلہ کی طرف ہے۔ خصوصاً یہ بات مسٹر سیلن نے کہی تھی۔ اور بھی کئی لوگ یہ باتیں کر رہے تھے ۔

سینما والوں نے فلم لی ہے۔ اور آج کل لنڈن میں دکھائی جارہی ہے۔ اس کا عنوان اس قسم کا ہے

"لنڈن کی پہلی عظیم الشان مسجد کی رسم افتتاح"

اسکے بعد وہ فرانس وغیرہ جائیگی۔ اور دوسرے ممالک میں۔ میں فلم خرید کر انشاء اللہ تعالیٰ حضور کی خدمت میں بھیج دوں گا۔ تا لاہور وغیرہ دکھلائی جاسکے۔ اس میں خان بہادر صاحب کا استقبال۔ دروازہ کھولنا۔ لوگوں کی آمد اور باہر کا ہجوم اور وضو کرنا اور اذان کے نظارے ہیں ۔

پریس نے جو دلچسپی دکھائی ہے۔ وہ اخبارات سے حضور کو معلوم ہو جائیگی۔ صبح اور شام اور رات کے بارہ بجے تک نمائندے آتے رہے ہیں۔ فوٹوگرافر تو آتے ہیں کہ شاید ہی دنیا کا کوئی حصہ ہوگا۔ جہاں مسجد کا فوٹو نہ پہنچا ہوگا۔ کئی مصور کھڑے تصویریں بناتے رہے ہیں۔ کوئی سڑک پر کھڑا ہے۔ کوئی باغ کے اندر۔ کوئی کسی جگہ سے۔ آج ایک مصور اندرون مسجد کی تصویر اتار رہا ہے۔ ۱۶ر اکتوبر کو یہاں کوئی نمائش ہونے والی ہے اور اس میں ایک مضمون "چینجنگ لنڈن" ہے۔ یہ مصور کہتا ہے کہ اس مسجد کی تعمیر سب سے بڑا انقلاب ہے ہر رنگ میں۔ اس لئے نمائش میں یہ مسجد کی تصویر رکھیگا ۔

امریکہ۔ افریقہ اور آسٹریلیا اور ہالینڈ کے پریس کے نمائندے عجیب عجیب سوالات کرتے رہے ہیں۔ وہاں کے اخبارات کے کٹنگ وصول ہونے پر بھیجوں گا۔ غرض یہ کہ دنیا کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام پہنچ گیا ہے فالحمد للہ علی ذالک ۔

واقف کار لوگ کہتے ہیں۔ کہ کروڑوں روپیہ کی اشاعت سلسلہ کی اور احمدیت کی ہو گئی ہے۔ اور اب مجھے یہ بھی یقین ہے کہ سنجیدہ طبقہ ہمارے سلسلہ کے متعلق مضامین لکھنے کی طرف توجہ کریگا۔

ایک اور مکتوب کے آخری الفاظ

حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں جو یادداشتیں پہنچی ہیں۔ وہ اوپر درج ہو چکی ہیں۔ اس کے ساتھ جو مکتوب مشتمل بر تفصیلی حالات تھا۔ اس کے آخری الفاظ مطالعہ فرمائیے (ایڈیٹر)

جس شان کے ساتھ اور جس جوش کے ساتھ یہ واقعہ ہوا۔ اور جو اثر لوگ لیکر گئے۔ وہ انشاء اللہ مدتوں تک ان لوگوں کو یاد رہیگا۔ وہ لوگ۔ جو ذرا غیر محتاط تھے۔ وہ امیر فیصل کو اس کی غیر حاضری پر برا بھلا کہہ رہے تھے۔ مگر بہت سے فہیم۔ معزز اور سنجیدہ انگریزوں نے کہا۔ یہاں تک کہ او ڈوائر صاحب (سابق لفٹنٹ گورنر پنجاب) نے بھی یہ کہا کہ ابن سعود نے امیر فیصل کو آج کی رسم افتتاح سے روک کر اپنے وقار کو بہت نقصان پہنچایا ہے ۔

رخصت ہونے کے وقت بڑے بڑے معززین نے نہایت شوق سے مجھے اس کامیاب افتتاح پر مبارکباد دی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہمارے مکان میں دو چار ہزار آدمیوں کے کھڑے ہونے کی گنجائش ہوتی۔ تو پھر بھی مکان انسانوں سے بھر جاتا۔ جو لوگ یہاں کے حالات کو زیادہ جانتے ہیں۔ وہ کہتے تھے کہ جس شوق اور جوش کا اس تقریب میں اظہار ہوا ہے۔ ویسا اظہار کبھی کسی مذہبی جلسہ پر نہیں ہوا۔ کم از کم چھ سو کے قریب مکان کے اندر لوگ تھے۔ اور اتنے باہر دیواروں کے ساتھ چمٹے ہوئے تھے ۔

جب اذان ہوئی۔ تو تمام طرف سناٹا چھا گیا۔ حضور کے پیغام کو بہت پسند کیا گیا۔ چنانچہ آج ہی ہمارے کاریگر نے فون پر مجھے کہا۔ کہ اتوار کی تقریب کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہے۔ جو خیالات میں نے اس دن سنے۔ انہوں نے مجھے بہت متاثر کیا ہے اس لحاظ سے کہ معزز ترین احباب اور ہر شعبہ زندگی کے معزز اصحاب موجود تھے۔ ایسی کامیاب اسلامی تقریب انگلستان کی تاریخ ...

خدا کے فضل و کرم سے امید ہے کہ اس کا نتیجہ ... احمدیت کے لئے بہت شاندار نکلیگا ۔

گو یکم و ۲ر اکتوبر کی اخبارات نے لوگوں کو شبہ ... امیر فیصل آئے یا نہ آوے لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ ... فضل سے ایسی برکت اور مقبولیت رکھی کہ ڈنڈی ... اکسفورڈ۔ ڈربی۔ بلیک پول۔ لورپول۔ مانچسٹر ... دور مقامات سے لوگ آئے ۔

جو کچھ اخبارات نے لکھا ہے۔ وہ تو اتنا ہے ... ایسا شخص انشاء اللہ اب نہیں ہے۔ جو اخبار پڑھنے کا ... لنڈن مسجد کا علم نہ ہو۔ کوئی اخبار نہ لنڈن نہ ... دو تین بار مسجد کے متعلق نہیں لکھا۔ اور کوئی اخبار ... فوٹو چھپتے ہوں اور اس میں مسجد کا فوٹو نہ چھ ... انگلستان کے دور دراز گاؤں اور قصبوں کے ... میں بھی مسجد کے فوٹو اور اس کے متعلق نوٹ نکلے ...

ہمارا ایک پڑوسی کہتا تھا کہ ہم نے کروڑوں ... اور درحقیقت یہ ہے کہ اتنی اشاعت ہوئی ہے کہ لاکھ ... اتنی اشاعت نہیں ہو سکتی تھی ۔

... مسجد کے متعلق نوٹ لکھنا تو الگ رہا بعض اخبارات نے مسجد کے ... تصویر کے فضل سے ہوا۔ اس میں جاری کر ... تک یہ حالت ہے۔ کہ جس وقت دیکھتے ہیں۔ چا ... کی دیوار کے ساتھ چمٹے کھڑے مسجد کو دیکھ ... ہے۔ زیادہ لوگ ہمارے جلسوں اور جمعہ کی ...

معززتی چٹھیا ...

جناب امام مسجد احمدیہ لنڈن کو بہت سی ... وصول ہوئی ہیں۔ جن میں بعض لارڈوں نے ... وجہ سے شامل جلسہ نہ ہو سکنے پر اظہار افسوس ... چٹھیوں کی نقل ہمیں ولایتی ڈاک میں موصول ... ترجمہ ہم شائع کر دینگے۔

خود امیر فیصل نے بھی اس موقعہ پر ایک ... افتتاح مسجد کے ساتھ اپنی گہری دلچسپی کا ذکر ... لئے کامیابی کی دعا کی ہے۔ اس چٹھی کا ترجمہ کسی ...

Changing London

احمدیہ مسجد لنڈن
اور
اخبارات انگلستان

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے احمدیہ جماعت کو ... م حضرت مرزا محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ ... لعزیز کی قیادت میں یہ توفیق دی۔ کہ وہ انگلستان میں ... پہلا گھر بنا کریں۔ اگرچہ یہ جماعت تعداد میں قلیل اور ... بضاعت رکھتی ہے۔ تاہم اس کے خلوص و ایثار نے ... م کر لیا۔ جس سے کرنے سے والیان ریاست اور بادشاہان ... جز رہے ہیں۔ یہ اسی اخلاص کا نتیجہ ہے۔ کہ یورپ کا پریس ... آزاد واقع ہوا ہے اور زمانہ کی ہوا کے مطابق محض ... میں مہنک رہتا ہے۔ اس خدا کے واحد کے گھر ... بھی متوجہ ہوا۔ اور ایسا متوجہ ہوا۔ کہ احمدیہ مسجد ... کے ساتھ اپنی دلچسپی کو چار دانگ عالم میں مشہور کر دیا ... گنڈا جو تبلیغ حق کے لئے ضروری ہے ہم ہزاروں ... خرچ کر کے بھی نہ کر سکتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے خود ہی ... ازی فرمائی۔ تا وہ کلام پورا ہو۔ جو اس نے آج سے ... بیشتر فرمایا تھا۔ کہ میں تیرے نام کو زمین کے کناروں ... وں گا۔ اس مقبولیت عامہ کے بارے میں گذشتہ ... اک سے چند کٹنگ وصول ہوئے ہیں۔ ایسے دو سو ... پہنچ چکے ہیں۔ مگر سردست چند اخباروں کے مضامین ... جاتا ہے۔ پہلے تو یہ ارادہ تھا۔ کہ ان کو ایک خاص ... کے مضمون کی صورت میں دیا جائے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں ... کہ اس پر کچھ بناوٹ پیدا ہو جائیگی۔ اور ناظرین کرام یہ ... اندازہ لگا سکیں گے۔ کہ یورپ کے اخبارات میں سے ... مسجد کو کس نظر سے دیکھا۔ اسی سلسلہ میں امیر فیصل بن ... بن سعود جو آئے۔ تو ان کا استقبال بھی خوب ہوا۔ ... متعلق احباب یہ خبر دلچسپی سے پڑھیں گے کہ امیر فیصل ... پہلے بھی انگلستان جا چکے ہیں۔ جنگ عظیم کے بعد ... پر انگلستان کو فتح کی مبارک دینے یعنی اس جرم کے ... کے لئے جو ہمارے ہندوستان کے مدعیان حریت و ... لام ہماری طرف منسوب کیا کرتے ہیں۔ پھر ان اقتباسات میں ... بات کا بھی ذکر ہے۔ کہ یہ مسجد مسیحیوں۔ یہودیوں مسلمانوں ... کے لئے کھلی ہے۔ اس کا مطلب اس سے پہلا فقرہ واضح ... کرتا ہے۔ جو ویسٹرن مارننگ نیوز میں درج ہے :۔

ہمارا ایمان ہے۔ ایک دن انگلستان مسلمان ہو جائیگا۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ ہماری مسجد یہود اور نصاریٰ کے لئے مساوی طور پر کھلی ہو گی"

یعنی جناب امام مسجد لنڈن کا مطلب اس سے یہ تھا کہ اس مسجد اور اس دار التبلیغ کے دروازے یہود اور نصاریٰ سب کے لئے کھلے ہیں۔ جو چاہے مسلمان ہو جائے۔ مسیح کی طرح ہم یہ کہنے والے نہیں ہیں۔ کہ میں صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے بھیجا گیا ہوں۔

مسجد کی عمارت کے لئے ہر چند سرمایہ قلیل تھا۔ مگر نہایت خوبصورت اور خوش منظر بنی ہے۔ جیسا کہ مختلف اخبارات کے قائمقاموں نے ظاہر کیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ٭

ٹائمز آف لنڈن کے مضامین خصوصیت سے قابل توجہ ہیں۔ لنڈن کے اس موقر و وقیع اخبار کی تحریرات سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ انگلستان کے پریس نے ہمارے کام میں کس قدر گہری دلچسپی لی اور قابل شکریہ امداد دی اور کس طرح اصل حقیقت کو سمجھ لیا۔ اور عدم شمولیت کے لئے امیر فیصل کی غلط کاری پر اظہار افسوس کیا۔ اور یہ کہ ہمارا جلسہ افتتاح محض خدا کے فضل سے کیسا کامیاب ہوا۔ و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین ٭

لنڈن میں پہلی مسجد
سوتھ فیلڈ میں تقریب افتتاح
احمدی آئین طریقت

ٹائمز آف لنڈن اپنی اشاعت ۲ر اکتوبر میں مصرحہ ذیل عبارت لکھتا ہے :۔

کل تین بجے بعد دوپہر امیر فیصل والسرائے مکہ بحیثیت اپنے باپ سلطان ابن سعود شاہ حجاز و سلطان نجد کے قائمقام ہونے کے اس مسجد کا افتتاح کرینگے۔ جو جماعت احمدیہ نے میلروز روڈ۔ سوتھ فیلڈ میں تعمیر کی ہے۔ عقائد عیسویت کی حد بست سے باہر باہر بلحاظ مذہبی حرکت کے یہ موقعہ تاریخ مذاہب میں ایک غیر معمولی اہمیت رکھنے والا ہے اور ان وجوہات میں سے جو اسے قرار واقعی طور پر اہم بنا رہی ہیں۔ ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ یہ مسجد جو "میٹروپولیٹن برو آف وینڈز ورتھ" میں واقعہ ہے (جس کے میئر بھی اس رسم افتتاح میں شرکت فرما ہونگے) سب سے پہلی مسجد ہے۔ جو اسلامی عبادت کے لئے لنڈن میں تعمیر ہوئی۔ ووکنگ میں بھی ایک مسجد موجود ہے۔ جو کئی سال ہوئے ڈاکٹر جی۔ ڈبلیو لیٹنر (۱۸۴۰-۱۸۹۹ء) نے شرقی درسگاہ کی اغراض کو مدنظر رکھ کر بنائی۔ جس کے لئے ہندوستان سے چندہ جمع کیا گیا تھا۔ اور نوجوان ہندو اور مسلم جبکہ وہ حصول تعلیم کے لئے آتے۔ اپنے اپنے مذاہب کے اوامر و نواہی کی پابندی کر سکتے۔ اس بات کو ابھی بہت ہی تھوڑے سال گذرے ہیں۔ کہ یہ مسجد خالص اسلامی عبادات کے لئے استعمال ہونے لگی ہے۔ ووکنگ کی یہ مسجد واٹرلو ریلوے سٹیشن سے پچیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

اوائل ۱۹۱۱ء میں صفحات ٹائمز پر لنڈن میں ان مسلمانوں کے لئے ایک مسجد کی ضرورت پرزور الفاظ میں بیان کی گئی تھی۔ جو کثیر تعداد میں یہاں رہتے ہیں۔ یا جو عارضی طور پر بغرض سیاحت اس ملک میں آتے ہیں۔ چنانچہ اس باب میں یہ اعلان بھی کیا گیا تھا کہ با اثر لوگوں کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو اس مسجد کے لئے کہ جس کی ضرورت اسوقت بیان کی گئی تھی۔ سرمایہ فراہم کریگی۔ مگر یہ سب تجاویز اور سب جا آرائیاں خطبہ جمعہ کے لئے ایک کمرہ کرایہ پر لے لینے سے آگے نہ بڑھیں اور یہ جماعت احمدیہ کے لئے چھوڑ دیا گیا۔ کہ وہ اس کمی کو پورا کرے۔ امام جماعت احمدیہ (حضرت) خلیفۃ المسیح ثانی (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ) اپنے چند متبعین کے ہمراہ جب لنڈن کی مذہبی کانفرنس میں شمولیت اختیار کرنے کے لئے جو کہ دو سال ہوئے۔ کو امپیریل انسٹی ٹیوٹ میں منعقد ہوئی۔ اس ملک میں تشریف لائے۔ تو آپ نے اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ ہز ہولی نس (حضرت خلیفۃ المسیح ثانی) اس سلسلے کے خلیفہ دوم ہیں۔ جو قادیان واقعہ پنجاب میں ۱۸۸۹ء میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے قائم کیا۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ ہے۔ کہ آپ "مسیح موعود" ہیں۔ جن کی آمد کے متعلق بائبل اور بعض اسلامی کتب میں پیشگوئیاں موجود ہیں۔ اور یہ کہ آپ نبی اللہ بھی ہیں۔ کہ جن کے بارے میں تقریباً تمام انبیاء سابق نے پیشگوئیاں کیں۔ موجودہ خلیفۃ المسیح[1] اس سلسلہ کے بانی کی وفات پر ۱۹۰۸ء میں خلیفہ بنائے گئے۔ اور آپ کی عمر اس وقت اڑتیس[2] سال کی ہے۔ یہ بات بھی اس سلسلہ احمدیہ کے متعلق بیان کی جاتی ہے۔ کہ اس سلسلے کا کہ جس کے دس لاکھ نفوس تمام روئے زمین پر اس وقت پھیلے ہوئے ہیں۔ اسلام کے ساتھ ویسا ہی تعلق ہے۔ جیسا کہ عیسویت کا اپنے زمانہ عنفوان میں یہودیت کے ساتھ تھا ٭

---

[1] حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے وقت ۱۹۰۸ء میں خلیفۃ المسیح نہیں بنائے گئے۔ بلکہ ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی کی وفات کے بعد آپ کا انتخاب معرض وجود میں آیا تھا۔

(چغتائی)

یہ مسجد ہندوستانی مسلمانی سادی طرز کی ہے۔ جو کنکریٹ اور اسپاتی چوکھٹوں سے تعمیر کی گئی ہے۔ اس مسجد میں کم و بیش دو سو اشخاص کے عبادت بجالانے کی گنجائش ہے جو بسہولت تمام سجدہ کر سکیں گے۔ جیسا کہ عام مساجد میں ہوتا ہے اس کا بھی گنبد ہے۔ جس کے ہر چہار اطراف میں چار مینار ہیں۔ یہ مینار جیسا کہ ممالک اسلامیہ میں طریق ہے۔ بلا ناغہ اذان کے لئے استعمال کئے جائیں گے۔ اور ہر روز پانچ وقت ان پر چڑھ کر مؤذن اللہ اکبر۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ حی علی الصلوٰۃ کی آواز کی گونج فضاء میں پیدا کرے گا۔ اور صبح کی اذان میں یہ اضافہ بھی کیا جایا کرے گا الصلوٰۃ خیر من النوم۔ اس مسجد کے داخلے کے دروازے پر جیسا کہ تمام مساجد میں ہوتا ہے ایک کتبہ لگا ہوا ہے۔ جس پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کندہ ہے۔ اور اسکے نیچے فارسی زبان میں "امن است در مقام محبت سرائے ما" نقش کیا ہوا ہے۔ جس کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اسکے الفاظ سلسلے کے بانی (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو الہام ہوئے تھے۔ یہ مسجد جنوب مشرقی سمت ٹھیک قبلہ رُخ بنائی گئی ہے۔ اور اس کے متعلقات میں سے اسکے دروازے کے آگے ایک چھوٹی سی ڈیوڑھی ہے۔ جو اس غرض کے لئے ہے۔ کہ مسجد کے فرش پر جانے سے پیشتر نمازی اپنے جوتے وہاں اتار سکیں۔ اور دوسری ضروری شے ایک پانی کا حوض ہے۔ جو وضو کرنے کیلئے بنایا گیا ہے۔ اس مسجد کی تعمیر کا اجارہ میسرز تھومز ماسن اینڈ سنز وکٹوریہ سٹریٹ کے پاس تھا۔ اور ان ہی کے صناع کرتبی کے ہاتھ کی کاریگری سے یہ مسجد پایۂ تکمیل کو پہنچی مسٹر آدی فنٹ تھے۔

جب (حضرت) خلیفۃ المسیح ثانی (ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ) اس ملک میں تشریف لائے تھے۔ تو انہوں نے مسٹر۔ اے۔ آر۔ درد کو یہاں کا کام سونپا تھا۔ جو کہ پہلے آپ کے پرائیویٹ سکرٹری تھے اور اب امام مسجد لنڈن ہیں۔ اس عمارت میں ایک مکان ایسا بھی ہے جو بطور دفتر اور لیکچر ہال کے استعمال کیا جائے گا۔ کم و بیش سو کے قریب یہاں احمدی ہیں۔ جن میں اکثر انگریز ہیں۔ جو لنڈن اور بیرون لنڈن کے رہنے والے ہیں۔ اور ماسوا ان کاموں کے درد صاحب رسالہ ریویو آف ریلیجز کی عنان ادارت بھی اپنے ہاتھ میں تھامے رکھیں گے۔ یہاں باقاعدہ طور پر خطبہ جمعہ ہوا کرے گا۔ اور حسب معمول اتوار کے روز لیکچروں کا سلسلہ بھی جاری رہے گا۔

متانت۔ سنجیدگی۔ صلح جوئی اور امن پسندی احمدی عقائد کے خصائص مخصوصہ ہیں۔ خلیفۃ المسیح بڑی جوانہمتی اور استقلال کے ساتھ اس بات پر اظہار فخر کر رہے ہیں۔ کہ ان کے متبعین میں سے کوئی ایک شخص بھی ان مذہبی مجادلات میں حصہ لے۔ جو موجودہ زمانہ میں ہندوستان میں عالمگیر طریق پر گھر بہ گھر پیدا ہو رہے ہیں۔ احمدیہ کچھ انہی پر منحصر نہیں۔ بلکہ اس سلسلے کی تمام قابل تقلید ہستیاں (یعنی خلفاء اور ان کے بعد بزرگان سلسلہ) بیع اس وجود باوجود کے کہ جو اس سلسلے کا بانی مبانی ہے شروع ہی سے گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ وفادارانہ تعلقات رکھنے کی مؤکدانہ تاکید و نصیحت کرتے چلے آئے ہیں۔ ہز ہولی نس کی ہدایات کے ماتحت امام مسجد احمدیہ لنڈن اس بات کا انتظام بھی کر رہے ہیں۔ کہ غیر مسلم رہنماؤں کی طرف سے بھی اپنے اپنے عقائد کے مطابق اس موقعہ پر ایڈریس پڑھے جائیں۔ اور اس غرض کے لئے انگریزی مذہب یعنی عیسائیت اور یہودیت کے علماء کو دعوتی رقعے بھی جاری کئے جا رہے ہیں۔

کل کی تقریب پر نوجوان امیر فیصل کا استقبال اس مسجد کے احاطہ کے دروازے پر کیا جائے گا۔ جو مسجد کے دروازہ پر جا کر اس کے قفل کو روپہلی چابی سے کھولے گا۔ بعد ازاں یہ سارا مجمع اس خیمہ میں جمع ہوگا۔ کہ جہاں امیر فیصل کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا جائے گا۔ جو اس کا جواب بھی دینگے۔ امام جماعت احمدیہ کا ایک پیغام پڑھ کر سنایا جائے گا۔ جو بذریعہ تار برقی بھیجا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی مبارکبادی کے ان تمام پیغامات کو بھی سنایا جائے گا۔ جو ہندوستان کے مختلف صوبوں اور امریکہ۔ مصر۔ شام اور تمام روئے زمین کے احمدیوں کی طرف سے موصول ہوئے۔

ایوننگ سٹینڈرڈ

شہزادہ حجاز کا بوقلموں پروگرام

ایوننگ سٹینڈرڈ کے نمائندے سے ملاقات

ایوننگ سٹینڈرڈ کا ایک نمائندہ رقمطراز ہے۔ کہ آج مجھے اس ملک (انگلستان) کے عدیم النظیر مہمان (شہزادہ حجاز) کے ساتھ قہوہ پینے کا شرف حاصل ہوا۔ وہ مہمان ایک شہزادہ ہے۔ جس کا نام غالباً مشرق کے جملہ شاہی خاندانوں کے تمام شہزادوں کے ناموں سے لمبا ہے۔ اگر آپ کا پورا نام لیا جائے۔ تو وہ اس طرح ہے۔ امیر فیصل ابن عبد العزیز ابن عبد الرحمٰن الفیصل السعود۔ شاہزادے کی عمر اس وقت اکیس سال کی ہے۔ آپ انگلستان میں اب دوسری دفعہ آئے ہیں۔ پہلے آپ اپنے والد ماجد کے ہمراہ تیرہ سال کی عمر میں یہاں تشریف لائے تھے۔ اس کمرہ میں پھولوں سے سجی ہوئی ایک میز پر بیٹھے ہوئے کہ جس میں بیٹھنے سے ہائیڈ پارک کا تمام منظر نظروں کے سامنے رہتا ہے۔ فارن آفس کے مسٹر جارڈن اور اپنے پرائیویٹ سکرٹری کی ملاقات کے وقت شہزادہ نے قطعاً کوئی کلام نہ کیا۔ شہزادہ کی بڑی بڑی خوبصورت شرمیلی بھوری آنکھیں شہزادہ کے دلربا لباس سر کے کوئی غیر معمولی حرکت ظاہر نہ کرتی تھیں۔ البتہ کبھی کبھی واقعہ کے لئے انکی انگلی ضرور تیزی سے اٹھتی تھی ...عرف وقت خنداں زیر لب ہوتے جب آپ سے پوچھا گیا ... جیسے ملک میں ستمبر کے مہینے میں سورج کو دیکھ کر آپ ... نہیں ہوئے۔ آپ کے سر پر ایک مندیل تھا۔ جو سونے کی ... سے مربع شکل کا بنا ہوا تھا اور جو کندھوں تک پہنچنے وا... یا مندیل کو دبائے ہوئے تھا۔ آپ سنہری کامدانی کام کی قبا... آراستہ تھے۔ جس پر بھورے رنگ کا جبہ زیب تن تھا... نازک جسم۔ خط و خال مناسب اور نسلی سج دھج کی شان... تمکنت کو دیکھ کر ہر شخص یہی کہے گا کہ وہ کسی سچ مچ کے شہزادہ ک... دیکھ رہا۔ بلکہ وہ متحرک تصاویر کے ذریعے کسی بڑے جاد... نظارہ کر رہا ہے۔ آپ سوائے چمڑے کے انگریزی جو... از سرتاپا عربی لباس میں ملبوس تھے۔ اپنے ترجمان کی... سے آپ نے اس بات کا اظہار کیا۔ کہ میں بطور فرض ا... شہنشاہ معظم کا اس وجہ سے شکریہ ادا کرنے اس ملک... ہوں۔ کہ انہوں نے میرے باپ کو شاہ حجاز و سلطان نج... کر لیا ہے۔ اور بطور فرض ثانوی میرا یہ کام بھی ہے۔ کہ میں احمدیہ مسجد لنڈن کا افتتاح بھی کروں جو سوتھ فیلڈ میں ... گئی ہے۔ جس کے بعد میں ہالینڈ جاؤں گا تا کہ وہاں جا کر ... کا شکریہ ادا کروں۔ اور بعد ازاں فرانس کی طرف رُخ کر...

آپ نے یہ بھی ظاہر کیا کہ قیام انگلستان کے ایا... پندرہ روز تک رہے گا میں انگریزی زندگی کے ... کو دیکھنے کی کوشش کروں گا۔ اور اس غرض کے ... موقعوں اور مقاموں پر بھی جاؤں گا جہاں مجھے اس قسم کی ... بہم پہنچ سکیں مثلاً نیچرل ہسٹری میوزم۔ سوتھ کنگسٹن او... برج کہ جہاں ہفتہ کے دن فٹ بال میچ ہوگا۔ کیونکہ مجھے ... ہسٹری کے ساتھ گہری دلچسپی ہے۔

ویسٹرن میگزین نیوز

نوجوان شہزادہ

ویسٹرن میگزین نیوز مورخہ ۲۴ر ستمبر ۱۹۲۶ء نجد و حجاز ... تاریخ دینے کے بعد لکھتا ہے۔ اصل مقصد نوجوان شہزاد... کا یہ ہے کہ اس نئی مسجد کا افتتاح اپنے باپ کے قائمقام ہو... میں کرے۔ جو مسجد کہ ویمبلڈن میں احمدیہ جماعت نے بنائی ہے ... مسلمانوں کے فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے جس کا مرکز قادیان ہے ... معرض وجود میں آئے گی۔ اور غالباً انگلستان میں جس ق... قیام پذیر ہیں۔ ان کا بہت بڑا حصہ اس موقعہ پر جمع ہوگا

برسٹل ای نیوز

لنڈن میں مسجد

ویمبلڈن میں مؤذن کی اذان٭

برسٹل ای نیوز اشاعت مورخہ ۲ر ستمبر ۱۹۲۶ء میں رقمطراز ہے :۔

"بہت جلد لنڈن میں مؤذن کی ندا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اور محمد الرسول اللہ سننے میں آئے گی۔ کیونکہ سب سے آخری اضافہ جو لنڈن کی عمارتوں میں ہوا ہے۔ وہ ایک مسجد کے تعمیر سے ہوا ہے۔ جو ساؤتھ فیلڈ نزد ویمبلڈن میں حال ہی میں بنائی گئی ہے۔ اس کی بنا ڈالنے اور تعمیر کرنے والا فرقہ "احمدیہ فرقہ" ہے یہ عمارت جو کہ برٹش آئلز میں اپنی نظیر آپ ہی ہے تنخواہ دار ایک سو آدمیوں کے سمانے کی گنجائش رکھتی ہے۔

مسجد کی عمارت سفید ہے۔ صرف سامنے کا حصہ سیمنٹ سے بنایا گیا ہے۔ اس میں ایک عظیم گنبد اور چار مینار ہیں جن پر سے مؤذن پابند صلوٰۃ اشخاص کو نماز کے لئے بلائے گا۔ اس مسجد کی عمارت مشرق کی مساجد کی عمارتوں سے اس بات میں جدا گانہ ہے۔ کہ اس میں بجائے خلا کے چند لمبی لمبی مگر تنگ کھڑکیاں ہیں۔ جن میں شیشے لگے ہوئے ہیں۔ مسجد کے دروازے پر ایک کتبہ ہے۔ جو مصنوعی پتھر یعنی سیمنٹ سے تیار کیا گیا ہے۔ اور جس پر عربی میں لکھا ہوا ہے۔ ان حروف کو جو اس کتبہ پر کندہ کیا گیا ہے انگریزوں نے ایک ایسے فوٹو پر سے نقل کیا ہے۔ جو اپنے اصل سے کئی گنا بڑھا کر اتارا گیا ہے۔ اس مسجد کا افتتاح ۳ر اکتوبر بروز اتوار امیر فیصل کے ہاتھ سے ہوگا۔

کل "ڈیلی ایکسپریس" کے ایک نمائندہ کو اس مسجد کے ایک رکن رکین نے کہا۔ کہ اسلام کی تبلیغ اس ملک میں کافی طور سے ہو رہی ہے۔ اور انگریز نومسلمین کی تعداد میں بسرعت تمام اضافہ ہو رہا ہے۔ فرقہ احمدیہ "صلح کل" اور "امن عامہ" کا حامی ہے۔ اور حرب و قتال اور بالخصوص مذہبی جنگ و جدال کا مخالف۔ اس فرقہ کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے ۱۸۸۹ء میں رکھی۔ اس فرقے سے تعلق رکھنے والے تمام اشخاص کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ تمام مذاہب میں نبی اور رسول آئے۔ اور یہ کہ خدا کے نئے کے سلسلے میں ان سب میں ایک قسم کی یگانگت پائی جاتی ہے۔ برخلاف باقی مسلمانوں کے یہ لوگ اس بات کے بھی قائل ہیں۔ کہ چشمہ الہام و وحی جو قرآن میں ہے بند نہیں ہو گیا بلکہ جاری ہے"

برسٹل ای نیوز

لنڈن میں مؤذن

وہ وقت بہت قریب آگیا ہے۔ کہ ہم لنڈن کی ایک مسجد کے مینار پر سے مؤذن کی اذان سنا کرینگے۔ مسلمانوں کی یہ عمارت (مسجد) ویمبلڈن کے قریب ساؤتھ فیلڈ میں تعمیر کی گئی ہے۔ اور اس کا افتتاح عنقریب شاہ حجاز کے بیٹے امیر فیصل کے ہاتھوں ہوگا۔ جو اس ملک کی سیاحت کے لئے اس ہفتہ یہاں پہنچ گئے ہیں۔ تبلیغ اسلام اس شہر میں کافی طور پر ہو رہی ہے۔ اور اس بات کا دعوےٰ بڑے زور کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ کہ حلقہ اسلامی میں آنیوالے انگریزوں کی تعداد میں بسرعت تمام اضافہ ہو رہا ہے۔ لیکن لیکن ہمیں کوئی ایسی کیفیت نظر نہیں آ رہی۔ جس سے اس دعوےٰ کی تائید ہوتی ہو۔ اس مسجد میں صرف ۱۵۰ نفوس کی گنجائش ہے۔ اور یہ صورت گنجائش بتا رہی ہے کہ مسلم گروہ میں کوئی ایسی بڑھوتی واقع نہیں ہو رہی ہے۔ جو ہماری مغلوبیت کی دلیل ہو سکے۔ مگر تاہم ہمیں اس بات کے اعتراف کرنے میں کوئی روک نہیں۔ کہ کچھ نومسلم انگریز بھی ہیں اور انہیں میں ایک پیئر (جسے صاحب حکومت ایک خطاب ہے) بھی ہے۔ اور اس مسجد کا حصول ان نومسلمین کیلئے نئے مذہب کے امر میں ایک ممتاز جذبہ پیدا کرنیوالا ہے ان دنوں جس طرح کئی قسم کے مذہب اس ملک میں پائے جاتے ہیں کبھی پہلے اس ملک میں اس طرح نہیں پائے گئے پیہم نئے سلسلے قائم ہو رہے ہیں۔ اور پر اسنے مذہب اشاعت پا رہے ہیں۔ اور ان سب کا مقصد یہ ہے۔ کہ قوم کی مذہبی زندگی مذہبی احساسات سے بھرپور ہو جائے۔ ہمارا قیاس ہے۔ کہ اغلباً اس مسجد کی تعمیر بعض لوگوں کو ناگوار گذرے گی۔ مسلمانوں کا اس کے بلند میناروں سے نماز کے لئے لوگوں کو بلانا اس ملک کے باشندوں کے کانوں میں ایک غیر مانوس آواز کی طرح پڑے گا۔ اور ان کی عبادت کا طریق ایک نرالی کیفیت کو پیش کرنے والا ہوگا۔ خواہ کچھ ہی ہو۔ مگر یہ بات یقینی ہے۔ کہ امروز فردا ہمارے سامنے اس مسجد کا اس مقصد کے لئے استعمال ہونا شروع ہوگا کہ جس کے لئے یہ بنائی گئی۔ اس مسجد کی بانی جماعت احمدیہ ہے۔ جو ایک صلح جو جماعت ہے۔ اور جنگ جدال اور بالخصوص مذہبی جہادوں کی سراسر مخالف لیکن اس کے ساتھ ہی اس کا مخصوص عقیدہ ہے۔ کہ سلسلہ وحی والہام از روئے تعلیم قرآن غیر منقطع ہے بلکہ برابر جاری ہے۔ بہرحال اس مسجد کا افتتاح دلچسپ اور امید افزا ہے"

ایوننگ سٹنڈرڈ

پٹنی کا مؤذن

ایوننگ سٹنڈرڈ یکم اکتوبر ۱۹۲۶ء کو لکھتا ہے :۔

"لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

پٹنی کے حوالی و نواح کے رہنے والے اتوار کے دن پچھلے پہر مذکورہ بالا الفاظ ایک مکان کی چھت پر سے بلند ہوتے ہوئے سنیں گے۔ یہ لوگ اذان یعنی نماز کیلئے بلانے کا ایک ایسا اسلامی طریق قائم کر رہے ہیں۔ جو صحرائے دنیا میں تو جانا پہچانا ہے۔ مگر مضافات پٹنی کے کان اس سے ناآشنائے محض ہیں۔ اتوار کے روز تین بجے بعد دوپہر شاہ حجاز ابن سعود کا بیٹا امیر فیصل لنڈن کی اس سب سے پہلی مسجد کی رسم افتتاح ادا کرے گا۔ جو ساؤتھ فیلڈ میں تعمیر ہوئی ہے۔ اور جونہی کہ یہ رسم شروع ہوگی۔ بڑے گنبد کی بغل میں جو مینار ہے اس پر سے آواز (اذان) بلند کی جائیگی۔ جو عام مسلمانوں کا سر سجدہ میں جھکا دینے والی ہے۔ تمام پٹنی کے لوگ اس اہلی بیخ میں حقیقی دلچسپی لے رہے ہیں جو اسلام نے برٹش آئلز کے مذہب میں پورے طور پر ٹھونکی ہے۔ مقامی باشندوں کی کثیر تعداد ان لوگوں کو گھڑی ہر وقت دیکھتی ہے۔ جو یہاں کی سڑکیں اور پھر ان سڑکوں پر خوبصورت سنگریزے بچھا رہے ہیں۔ اور ان مشرقی لوگوں کے باغیچہ کی متمانہ و مکملانہ زیبائش و آرائش میں مصروف ہیں۔

ایوننگ سٹنڈرڈ کے ایک نمائندہ نے جب امام مسجد اے آر درد سے ملاقات کی۔ تو وہ اس وقت تقریب افتتاح کا پروگرام عربی زبان کے خوبصورت الفاظ میں لکھ رہے تھے۔ سیاہ رنگ چہرہ اور گھنی ڈاڑھی۔ گاڑھے رنگ کی پگڑی اور مشرقی طرز کے خوبصورت جبہ میں وہ بطور امام کے سجتے نہیں تھے۔ انہوں نے عالی شان مسجد کو دیکھتے ہوئے بیان کیا۔ کہ ہم قدرت کی طرف سے اس بات کی عزت عطا کئے گئے ہیں۔ کہ وائسرائے مکہ سلطان ابن سعود کا بیٹا اس مسجد کا افتتاح کرے گا۔ اور یہی نہیں بلکہ مشرق میں بھی ہماری جماعت کے متعلق ایک گہری دلچسپی لی جا رہی ہے۔ انگریزی قوم کے ہر طرح کے ممتاز اشخاص

٭ اذان کے کلمات اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اور اشہد ان محمد الرسول اللہ کی طرف اشارہ ہے۔ مترجم

اس رسم میں آئیں گے۔ اور یہ رسم کم و بیش تین گھنٹہ تک جاری رہے گی۔ ہاؤس آف کامنز اور ہاؤس آف لارڈز کے تقریباً تیس ممبروں نے اس میں شریک ہونے کا وعدہ کیا ہے۔ چونکہ اس اجتماع مذہبی میں انگریزوں کی ایک کافی تعداد ہوگی۔ اس لئے ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہم اس موقعہ پر دو زبانوں میں تقریریں کریں۔ امیر تو ایک لفظ بھی انگریزی کا نہیں بول سکتا۔ اس لئے اس کا پیغام جو کہ وہ اپنے باپ کی طرف سے لایا ہے عربی میں سنایا جائے گا۔ جونہی کہ وہ اس اپنی عربی تقریر کو ختم کرے گا۔ ایک ترجمان فوراً اس کو انگریزی میں بیان کرنا شروع کر دے گا۔ اور یہی حال دوسری تقریروں کے متعلق اس مجلس میں رہے گا۔

اس مجلس کا سب سے زیادہ اہم حصہ وہ پیغام ہوگا۔ جو اس سلسلے کے چیف امام (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ) کی طرف سے پڑھا جائے گا۔ جو اس وقت پنجاب میں ہے۔ اور ہم چیف امامؑ کے اس پیغام کے سننے کے لئے نہایت ذوق و اشتیاق کے ساتھ منتظر ہیں۔ یہ پیغام اتوار کے دن ہندوستان سے بذریعہ تار برقی پہنچایا جائے گا۔

یہ رسم تقاریر اور برکات مسجد کی دعاؤں پر مشتمل ہوگی۔ یہ مسجد جو کہ مشرقی مساجد کی ہم شکل ہے۔ مختلف لوگوں (احمدی جماعت) کے چندہ سے بنی ہے۔ اس میں اور اس مسجد میں جو عرب میں واقع ہے یا تمام دوسرے ممالک میں ہیں۔ صرف یہ فرق ہے کہ اس میں کھڑکیاں ہیں۔"

"ٹائمز"

لنڈن کی پہلی مسجد،

ابن سعود کی طرف سے ممانعت

ٹائمز مورخہ ۱۹ر اکتوبر ۱۹۲۶ء رقمطراز ہے:-

امیر فیصل وائسرائے مکہ کا لنڈن کی اس سب سے پہلی مسجد کا جو کہ لنڈن میں اہل اسلام کی عبادت کے لئے بنائی گئی ہے اگلے دن افتتاح کرنے سے آخری لمحوں میں ایک تنگ وقت پر انکار کر دینا عامۃ الناس کے لئے گوناگوں گھبراہٹوں کا باعث ہوا۔ اور اس مسجد کے امام اور اس کے خواجہ تاش برادران احمدی کے واسطے ایک گونہ موجب انتشار۔

ہفتہ کے دن ابھی بمشکل گیارہ بجے صبح کا وقت ہی ہوا ہوگا۔ کہ امام مسجد کو امیر فیصل کے اس عزیمت سے باز رہنے کی اطلاع دی گئی۔ اور اس نوجوان شہزادہ کا فارن سیکرٹری اس غرض سے امام مسجد کے پاس آیا۔ کہ وہ اس امر کی اطلاع کرے۔ کہ امیر موصوف کو اس بات کا از حد صدمہ اور تکلیف ہوئی ہے۔ کہ وہ بسبب اپنے باپ ابن سعود (وہابی المذہب شاہ حجاز و سلطان نجد) کی طرف سے بذریعہ تار حکم امتناع موصول ہونے کے رسم افتتاح ادا نہیں کر سکیں گے۔ امیر فیصل نے نہ صرف یہ معذرت ہی کی۔ بلکہ اپنے نمائندہ کے ذریعے یہ سندیسہ بھی بھیجا۔ کہ میں نے اپنے باپ کی خدمت میں اس مضمون کا ایک برقی پیغام بھی بھیجا ہے۔ کہ ممکن ہے کہ اس بارے میں کوئی غلط فہمی پیدا ہو گئی ہو۔ اس لئے اس حکم امتناع پر آپ ایک بار اور غور فرمائیں۔

یہ بات تو معرض خفا ہی میں ہے۔ کہ امیر فیصل کی اس اپیل کی منظوری کے لئے سلطان ابن سعود کے ایک پکے انگریز دوست کو بھی آلۂ کار بنایا گیا۔ مگر افسوس ہے کہ امیر فیصل کے عملہ نے اس جد و جہد کے نتائج سے مطلقاً آگاہ نہ کیا۔ جو برقی پیغام کے ذریعے کی گئی۔ قصہ کوتاہ اس مسجد کی افتتاح کی ادائیگی خان بہادر شیخ عبد القادر صاحب کے حصے میں آئی جو پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے سابق پریزیڈنٹ ہیں۔ اور اس وقت جمعیۃ الاقوام کی مجلس میں شرکت کے لئے ہندوستان کے نمائندہ کی حیثیت سے اس ملک میں وارد ہوئے تھے۔

شاہ حجاز کا یہ فوری فیصلہ بھی کچھ کم تعجب میں ڈالنے والا نہیں۔ کیونکہ اس تحریک کے شروع ہوتے ہی اس نے احمدی عقائد کا عام اسلامی عقائد سے تقابل دمواز نہ کر کے اور قرار واقعی چھان بین کے بعد اواخر ماہ اگست تک اس مسجد کی رسم افتتاح ادا کرنے کی دعوت کو قبول کئے رکھا۔ اس بات کے باور کر لینے کے لئے یہ ایک ثقہ دلیل ہے۔ کہ جونہی کہ امیر فیصل کے اس مطلب کے لئے انگلینڈ آنے کی خبر مشتہر ہوئی۔ ہندوستان کے بعض مسلمانوں نے امیر فیصل اور ابن سعود کے اس فیصلے سے باز رہنے کے لئے سرگرم کوشش کرنی شروع کر دی جو کارگر ہو گئی۔ سلطان ابن سعود کے پاس بے شمار اس مضمون کی تاریں پہنچیں۔ کہ احمدی ملحدانہ عقائد رکھتے ہیں۔ اور ان امور کو بالکل خفیف جانتے ہیں۔ جن کو وہابی (جو کہ اپنے آپ کو تمام مسلمانوں سے زیادہ پاکدامن اور عفیف خیال کرتے ہیں) نہایت اہمیت دیتے ہیں۔ شروع شروع میں اس قسم کی تمام کوششیں بے کار رہیں۔ اور سلطان ابن سعود اس ناکردہ گناہ الزام کے باوجود اپنی رائے پر مضبوطی سے قائم رہا۔ کہ سلطنت برطانیہ کے پایہ تخت میں ایک مسجد کا افتتاح کرنا خواہ وہ مسجد مقابلتہً مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی جماعت کے ہی قبضہ میں کیوں نہ ہو اسلام کے لئے باعث صد ہزار تہنیت و مبارک ہے۔ اور اس کا افتتاح مکہ وغیرہ مقدس شہروں کے وائسرائے کی موجودگی کے لائق۔

سلطان ابن سعود کی یہ رائے بالکل اس حکمت [illegible]
تھی۔ جو سلطان نے بلا تفریق احدے تمام اسلامی [illegible]
میں بغرض حج آنے کے لئے انتہائی آزادی دینے [illegible]
میں اختیار کر رکھی ہے۔

خال خال ایسے بھی کوائف ہیں۔ کہ جن میں [illegible]
سے سلطان ابن سعود کے پاس اس معاملے میں [illegible]
ادا کرنے والے مسلمانوں نے عقائد اسلامی پر اثر [illegible]
دیا جتنا سیاست پر بعض شورہ پشت انٹی برٹش [illegible]
در معقولات دیتے ہوئے خواہ مخواہ بیچ میں آ دھمکے [illegible]
کے خواہاں ہی نہ تھے۔ کہ اس قسم کی کوئی کارروائی [illegible]
کہ جس سے گریٹ برٹن اور عرب کے سواد اعظم [illegible]
درمیان دوستانہ تعلقات قائم ہوں۔ پھر ان کو [illegible]
زبردست وفاداری اور جنگ یورپ میں گرانبہا [illegible]
نے دی۔ وہ بھی بالکل بھولی ہوئی نہ تھی۔ ان لوگوں [illegible]
نے لنڈن کے ایک اخبار کے ان مضامین سے بلا [illegible]
پائی۔ جن میں چند ہی دن گذرے احمدیوں کی صلح [illegible]
پر بالمقابل دوسرے مسلمانوں کے زوردار الفاظ میں [illegible]
کئے گئے تھے۔ یہ بات بھی تاہنوز پوشیدہ ہی ہے [illegible]
بعض دوسرے مقامات کے عربی اخبارات کو اس قسم [illegible]
بذریعہ تار روانہ کئے گئے تھے کہ عیسائی بھی اس [illegible]
کی طرح اپنی عبادات کے لئے استعمال کر سکیں گے۔ [illegible]
وہابی سنیوں کے ایک ایسے گروہ کا نام [illegible]
زیادہ سختی کے ساتھ احکام مذہبی کی پابندی کرتے ہیں [illegible]
ایسی پابندی یہاں تک بڑھی ہوئی ہے۔ کہ تمباکو نوشی [illegible]
کرنا وہ برا منانے ہیں۔ احمدی بھی جیسا کہ شنبہ "کے ٹائمز [illegible]
کیا گیا ہے بڑے وسیع القلب اور بلند خیال آدمی ہیں [illegible]
تعداد سے بڑھ کر دنیا پر اپنا اثر رکھتے ہیں۔ اور بالخصوص [illegible]
پنجاب پر ان کا اثر بہت حاوی ہے۔ اس کی وجہ یہ [illegible]
بڑے بڑے تعلیم یافتہ آدمی ان کے سلسلہ میں داخل [illegible]
پس اس کے اپنے خیالات اور احمدیوں کے خیالات [illegible]
نے سلطان ابن سعود کو اپنے ارادہ پر پکا رکھا۔ مگر ان [illegible]
غلط اور ناروا نیابت اور دراندازیوں نے ان سب با [illegible]
قطعی طور پر پس پشت ڈالنے کے لئے اسے مجبور کر [illegible]
وہ نہایت سختی کے ساتھ اپنے بیٹے امیر فیصل کو جسے [illegible]
اس ملک میں اپنا نمائندہ بنا کے بھیجا ہے اس امر سے [illegible]
کہ وہ احمدیہ مسجد لنڈن کی رسم افتتاح ادا کرے۔

گذشتہ تیرہ سال سے ووکنگ مسلم مشن بھی یہاں [illegible]
ہے۔ جس کی سرپرستی بیگم بھوپال کر رہی ہیں۔ اس مشن کے [illegible]
آپ کو احمدیوں کی اس قسم کی کوششوں سے بالکل بے تعلق [illegible]

تے ہیں۔ ان کے نزدیک یہ ایک فرقہ دارانہ قصہ ہے۔

افتتاح مسجد

غرض اس مسجد کے افتتاح نے جو کہ میلروز روڈ ساؤتھ فیلڈز۔ ونڈز ورتھ میں واقع ہے۔ کل دوپہر بے شمار لوگوں کو اپنی طرف کھینچا۔ تمام لنڈن کے غیر مسلم ظارگی۔ ہندوستان اور دوسرے ممالک کے مسلمان۔ چرچ آف نگلینڈ کے پادری صاحبان اور دیگر مختلف چرچوں کے نمائندے ینڈز ورتھ میونسپلٹی کے اراکین وغیرہ وغیرہ بھی قسم کے لوگ تو اس مجلس میں شریک تھے۔ مفصلہ ذیل نوٹس مسجد کے دروازے پر لگایا گیا

"امیر فیصل اپنی خواہش اور آرزو کے بہت ہی برخلاف تقریب افتتاح میں شریک ہونے سے روکا گیا ہے لہذا ان کی عدم شمولیت کے سبب خان بہادر ایچ ایم شیخ عبد القادر صاحب بی اے بیرسٹرایٹ لا سابق منسٹر پنجاب گورنمنٹ و حالی ممبر وفد ہند بہ جمعیۃ الاقوام اس رسم افتتاح کو ادا فرمائینگے"

اس نوٹس پر مسٹر اے آر درد کے دستخط ثبت تھے۔

مسٹر درد نے بیان کیا کہ وہابی بادشاہ کے نمائندے نے ہفتہ کے روز مجھ سے بیان کیا۔ کہ وہ اور امیر فیصل پورے طور پر اس بات سے مطمئن ہیں۔ کہ کوئی ایسی بات پیدا نہیں ہوئی ہے۔ جس سے انہیں اس تقریب میں شامل ہونے سے باز رہنا پڑے۔ چونکہ وہ اس بات کی طرف سے حق الیقین رکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ نے یہاں مسجد بنا کر اسلام کی ایک بڑی بھاری خدمت سرانجام دی ہے۔

خان بہادر شیخ عبد القادر صاحب نے کہ جنہوں نے چاندی کی چابی سے مسجد کے دروازہ کو کھولا۔ بیان فرمایا کہ میری رائے میں ان کو غلط فہمی ہوئی ہے ورنہ وہ ضرور شامل ہوتے۔ بنابریں وائسرائے مکہ کی عدم شرکت کسی فرقہ دارانہ تنگ نظری کے باعث قرار نہیں دی جاسکتی۔ لنڈن میں تمام مسلمان اس قسم کی فرقہ دارانہ علمبرداری کے شکار نہیں ہیں۔

مہاراجہ بردوان نے اپنی تقریر میں بیان فرمایا۔ کہ ہندوستان میں جو کچھ ہو رہا تھا۔ وہ ایک عارضی اور وقتی صورت حال تھی۔ ان کے نزدیک یہ مسجد اسلامی شانِ حریت کا نمونہ ہے اور دوسرے مقرر اسلام کے اس شانِ اتحاد کو روشنی میں لائے۔ جو بطور جزو لاینفک اس کے ساتھ لگی ہوئی ہے اور ساتھ ہی ساتھ انھوں نے اسلام کے تمام فرقوں کی اس غفلت کا تذکرہ بھی کیا۔ کہ انہوں نے اس کی حفاظت کا کماینبغی طور پر فرض ادا نہیں کیا۔ ان کا اس بات پر بھی پختہ یقین تھا۔ کہ عالمگیر اور قائم و دائم صلح کے پیدا کرنے میں مذہب کا بہت بڑا دخل ہے۔

ویسٹرن مارننگ نیوز

(۲۴ ستمبر ۱۹۲۶ء)

امیر فیصل پلیمتھ میں

تفریحاً بھی اور اس خیال سے بھی کہ عرب اور ہندوستان کے تعلقات میں استحکام پیدا ہو۔ امیر فیصل شاہ حجاز کے بیٹے انگلستان آئے ہیں۔ وہ کل پلیمتھ کی بندرگاہ پر جہاز سے اُترے۔ اور لنڈن کو جاتے وقت گاڑی پر سے "ویسٹرن مارننگ نیوز" کے نمائندے کو ملاقات کا شرف بخشا۔ جو لکھتا ہے:۔

"امیر فیصل اور اس کے سٹاف کے لئے گاڑی کے دو کمرے وقف تھے۔ ان کے سٹاف کے آدمی نہایت فاخرہ لباس پہنے ہوئے تھے۔ اور ہر ایک کے پاس اپنے ملک کی مذہبی رسم کے ماتحت ایک ایک شمشیر تھی۔ امیر فیصل کے لئے مچھلی اور بھنے ہوئے چوزوں کا ناشتہ تیار کیا گیا۔ امیر کا سٹاف باوجود اس کے کہ وہ اس ملک کے رواجی لباس کے برخلاف ڈھیلے ڈھالے بھڑکیلے فاخرہ لباس پہنے ہوئے تھا۔ ریلوے گاڑی کے اندر نہایت بارعب معلوم ہوتا تھا۔

امیر جو کہ نہایت ہی خوبصورت نوجوان ہیں۔ ایک نہایت شاندار سنہری کپڑا سر پر پہنے ہوئے تھے۔ اور اس پر سنہری عقال لگی ہوئی تھیں" چونکہ امیر صرف عربی بولتے ہیں اس لئے گفتگو ان کے وزیر خارجیہ کی معرفت کی گئی۔ جو کہ بہت ہی اچھی فرانسیسی جانتے ہیں۔

امیر نے کہا۔ میرے استقبال کے لئے جو انتظام کیا گیا ہے۔ اس کو دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ نیز پانچ سال کے عرصہ کے بعد میں ایک بار پھر اپنے آپ کو ساحل انگلستان پر پاکر بہت خوشی محسوس کرتا ہوں۔ جب ان سے اپنے پروگرام کے متعلق پوچھا گیا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ سوائے ساؤتھ فیلڈز کی مسجد کے افتتاح کے اور اس وقت اس ملک میں میرا کوئی کام نہیں ہے۔ میں لنڈن میں قیام کروں گا۔ میرا قیام برخلاف پہلے قیام کے جبکہ میں نے سارے ملک کی سیر کی اور تین ہفتے محض لنڈن کے مناظر دیکھنے میں صرف کئے۔ اب کی دفعہ بالکل خاموش ہوگا۔ یہ میرا زیادہ تر تفریح کا دورہ ہے اور اپنی ان پرانی یادوں کا تازہ کرنا ہے۔ جو کہ اپنے پہلے قیام میں پیدا کی تھیں۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ میں وسط اکتوبر تک یہاں ٹھہروں گا۔

مسٹر جارڈن جو کہ جدہ کے برٹش قنصل ہیں۔ اور جو کہ اس وقت امیر کے ہمراہ ہیں۔ ان کی معرفت امیر نے کہا کہ بعض یورپین لوگ عرب کی پسماندگی کے متعلق بہت ہی غالباً یہ خیال رکھتے ہیں۔ اگرچہ ملک میں اب تک پرانے طریق رائج ہیں اور ملک قبائل میں منقسم ہے۔ اور نیز اگرچہ وہاں جدید آلات صنعت اور زراعت تاہنوز استعمال میں نہیں آئے۔ کیونکہ زراعت و صنعت اس ملک میں ابھی تک نہ ہونے ہی کے برابر ہے۔ اور نیز اگرچہ سلطان ابن سعود خداداد شاہی حقوق سے نہیں بلکہ مذہبی حقوق کے ساتھ حکومت کر رہا ہے۔ لیکن پھر بھی ملک کے اندر وہ ذہنی ارتقاء ہے۔ جو کہ الف لیلا کے وقت میں تھا۔

اہل عرب بہت روشن ضمیر۔ زود فہم اور ذہین ہیں۔ اور اگر مغربی طاقتیں اپنی تہذیب اور جدید طریق معاشرت کو ان کے سامنے پیش کرینگی تو وہ بہت جلد اپنے آپ کو اس کے مطابق کر لینگے۔ صرف ایک ہی بات ہے۔ جس پر عرب کسی اور طاقت کی بات پر کان نہیں دھریگا۔ اور وہ مذہب ہے۔ اہل عرب اپنے ایمان میں بہت راسخ ہیں۔ اور کوئی مغربی سرنگ ان کے ایمان کی دیوار سے پار نہیں گذر سکتی۔ عرب کی ترقی کا مدار زیادہ تر حج کعبہ پر موقوف ہے۔ حاجیوں کے ذریعہ سے ملک میں روپیہ آتا ہے۔ اور تجارت میں ترقی ہوتی ہے۔ اس کے سوا اور کچھ بھی کوئی مغربی طاقت وہاں سے اقتصادی طور پر حاصل نہیں کر سکتی۔ کیونکہ وہاں کوئی دھاتیں نہیں ہیں۔ اور نہ وہاں کوئی ایسے مواقع ہیں۔ جن سے اہل تجارت کو کوئی امید افزا منظر وہاں نظر آسکے۔

مولوی عبد الرحیم صاحب درد امام مسجد لنڈن نے امیر کے آنے پر نہایت خوشنما روشنی کا انتظام کیا۔ امام موصوف نے بدھ کی رات کو ویسٹرن مارننگ نیوز کے نمائندے کو ملاقات کا شرف دیتے ہوئے کہا کہ "امیر فیصل بظاہر ساؤتھ فیلڈز کی مسجد کا افتتاح کرنے کے لئے آیا ہے لیکن اصل غرض یہ ہے کہ حجاز کی ترقی کے لئے انگلستان کی مدد حاصل کرے۔ امیر نے اس غرض کے لئے انگلستان کو اس لئے چنا کہ انگلستان اس وقت دنیا بھر میں سب سے بڑا ملک سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اگر انگلستان اس پسماندہ ملک میں (عرب) جانا چاہے۔ تو اس کو اسی طریق پر جانا چاہئے جس طرح کہ ایک ملک دوسرے ملک کے لئے امن کا خواہاں ہو کر جاتا ہے۔ نہ کہ وہاں تجارت کرنے اور فتوحات و قبضہ کرنے کے لئے۔ نیز اس کی حجاز میں مداخلت غیر مذہبی ہو۔ انگلستان کو حجاز کے تعلقات میں صرف ایک قسم کے تجارتی سوال کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ نہ یہ کہ وہاں عیسائی مبلغین بھیجے جائیں۔ عرب دنیا میں سب سے زیادہ مذہبی جوش رکھنے والا ملک ہے۔ وہ اپنے مذہب

219

پر ایسا ہی نازاں ہے۔ جیسے کہ انگلستان اپنے مذہب پر۔ اور میں نہایت یقین اور وثوق کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ اگر انگلستان اس کو فتح کرنے اور قبضہ کرنے کا خیال کریگا تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ حکومت برطانیہ اس چھوٹے سے غیر محفوظ ملک سے مغلوب ہو جائیگی۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے، کہ اس ملک کے لوگوں کی اخلاقی قوت ان کے سپاہیوں کی تعداد سے بہت زیادہ ہے۔ اور مذہبی امور میں مداخلت کا اس قدر سختی سے وہ لوگ مقابلہ کرینگے، کہ اگر انگلستان نے کبھی مذہبی مداخلت کا خیال بھی کیا۔ تو آیندہ کسی انگریز کے لئے بھی اس سرزمین میں قدم رکھنا مشکل ہو جائے گا ٭

ہمارا ایمان ہے۔ کہ خدا تعالیٰ خود مقامات مقدسہ کی حفاظت غیر مسلم طاقتوں کے مقابلہ پر کریگا۔ ہم کبھی یہ برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ کوئی عیسائی حکومت مکہ معظمہ پر قابض ہو جیسے کہ عیسائی اس بات کو برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ کوئی مسلمان بیت المقدس پر حاکم ہو۔ میں اس لئے ان باتوں پر زور دے رہا ہوں کہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ مستقبل خطرات سے پُر ہے۔

امیر فیصل میرے نزدیک حکومت برطانیہ کے سب سے بڑے جزو یعنی مسلمانوں کی نمایندگی کے لئے خوب اہل ہیں۔ اور میرے خیال میں وہ انگلستان کی دوستی حاصل کرنے میں عقلمندی سے کام لے رہے ہیں۔ فرانسیسیوں کی شام پر قبضہ کی میعاد کے متعلق اور اہل ہسپانیہ کا تنجیر پر دعویٰ کے متعلق جو بد انتظامیاں اور خرابیاں ہیں۔ وہ ظاہر ہیں۔ لیکن برخلاف اس کے انگریزوں نے فلسطین پر حکومت کرنے سے ثابت کیا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کے بہترین حاکم ہیں ٭

لیکن بایں ہمہ اگر انگلستان عرب میں اپنے مفاد کی خاطر جائے تو انگلستان اور حجاز کے دوستانہ تعلقات آیندہ آنے والی مشکلات میں کوئی کام نہیں دے سکیں گے۔ وہاں جانے کے لئے نہایت ہوشیاری درکار ہوگی۔ اور مذہب کے متعلق بہت وسعت قلب اور مطمح نظر رکھنا ہوگا۔ اگر یہ بات ہوگی۔ تو پھر بے شک حجاز کی مدد کرنے سے انگلستان کا وقار وسط مشرق پر بیٹھ جائے گا ٭

ہم مسلمانان حکومت برطانیہ یقین کرتے ہیں۔ کہ اب وہ وقت آگیا ہے۔ کہ انگلستان کی حکومت بجائے اس کوشش کے کہ وہ یا تو اور دولت جمع کرے۔ یا حدود سلطنت میں وسعت دے۔ وہ اپنی حیثیت و شان کو مضبوط بنائے۔ اور حجاز کے ساتھ تعلقات جوڑنے سے اس کے لئے یہ سنہری موقعہ پیدا ہو جائیگا۔ کہ وہ ایک بار پھر روئے زمین کی سلطنتوں پر اپنی عظمت اور شان کا رُعب قائم کرے ٭

نئی مسجد کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے امام مسجد لنڈن نے کہا کہ "یہ ایک ایسی جماعت کی طرف سے تیار کی گئی ہے۔ جو یہ ایمان رکھتی ہے۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعودؑ تھے نیز مسکراتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمارا ایمان ہے۔ کہ ایک دن انگلستان مسلمان ہو جائے گا۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ ہماری مسجد یہود اور نصاریٰ کے لئے مساوی طور پر کھلی ہوگی۔ ہمارا سلسلہ بہت وسعت خیال رکھتا ہے۔ ہم نہایت سختی جنگ اور سیاسیات میں مداخلت کے مخالف ہیں۔ مسلمانوں کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ بہت منتقم۔ خونی اور جنگجو ہیں۔ اور یہ کہ ان کا ایمان ہے کہ کافروں پر فتحیابی کے لئے مذہبی لڑائیاں ہی (جہاد) ایک بہترین ذریعہ ہے۔ یہ بات اسوقت نہیں ہے۔ ہماری جماعت جو کہ تعداد میں دس لاکھ کے قریب ہے۔ یہ یقین کرتی ہے کہ مذہبی اختلافات مٹانے کے لئے ایک قسم کی لیگ آف نیشنز کا ہونا بہترین ذریعہ ہے نہ کہ جنگ۔ ہم بولشوازم کے سخت مخالف ہیں۔ اور مشرق میں اس کے مٹانے کے درپے ہیں اور ہم دُعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مغرب کو بھی اس کے دُکھ سے نجات دے" ٭

"دی ٹائمز"

لنڈن میں پہلی مسجد

امیر فیصل کا دوسرا پیغام تاسف

ٹائمز ۵ ۲ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو حوالہ قلم کرتا ہے ٭

امیر فیصل وائسرائے مکہ نے اپنے دلی افسوس کے اظہار کے لئے اس مسجد کے امام کو جس کا کہ سوتھ فیلڈز میں اتوار کے دن افتتاح ہوا۔ مکرر پیغام بھیجا۔ کہ میں صرف اپنے باپ سلطان ابن سعود کی طرف سے اس رسم کے ادا کرنے سے روکا گیا ہوں۔ ورنہ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے۔ میں اس فرض کی بجا آوری میں کوئی قباحت نہیں دیکھتا تھا۔ جو مجھے اس ملک میں کھینچ لایا۔ میری تو دل و جان سے خواہش ہے کہ یہ انگلستان کا اولین جامع اسلامیہ اور اس کے لئے جو کچھ کہ جدوجہد کی گئی۔ وہ سب برومند اور بابرکت ہو ٭

مرزا محمود احمدؐ خلیفۃ المسیح و جانشین مسیح موعودؑ کی طرف سے ایک برقی پیغام موصول ہوا۔ جو اس جماعت کے کوائف و حالات پر اچھی خاصی روشنی ڈالنے والا تھا۔ مگر اس کے متعلق بعض ایسی غلط فہمیاں پیدا ہو گئیں۔ جو شاہ حجاز کو ان حوصلہ افزائیوں کے کرنے سے روکنے والی ہوئیں جو چند ہی روز پہلے وہ اس جماعت کے حق میں روا سمجھتا تھا۔

امام جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہتے ہیں: "میں سب سے پہلے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ جس نے ہم کمزوروں اور ناتوانوں کو سینکڑوں سالوں کی گہری نیند کے بعد پھر جاگنے کی توفیق دی۔ اور پھر یہ ہمت دی۔ کہ ہم اہل مغرب کے اس عظیم الشان احسان کے بدلہ میں جو ہماری غافل نیند کے عرصہ میں شمع علم کو بلند رکھ کر انھوں نے ہم پر اور باقی بنی نوع انسان پر کیا تھا۔ اس مقدس گھر کو ان کے سب سے بڑے مرکز میں بنا کر ان کے احسان کے بار گراں سے سبکدوش ہونے کی سچی خواہش کا عملی ثبوت دیں"

خلیفۃ المسیح مسجد کو ان اعلیٰ تعلیمات کا ایک ظاہری نشان [illegible] ہیں۔ جو انبیاء دُنیا میں لائے۔ اور جن سے خدائے واحد کی [illegible] دلوں میں پیدا کی جاتی ہے۔ اور اخلاقی درستی۔ حُریت ضمیر غریبوں کی خبر گیری اور مساوات کے جذبات دل میں پیدا ہو [illegible] ہیں۔ اور غریبوں اور محتاجوں کی امداد کا سبق ملتا ہے۔ ا[illegible] نے ۱۹۲۴ء میں جب اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ تو اس و[illegible] بھی اس تعلیم کی اشاعت کے سوا اور کوئی بات ان کے دل میں [illegible] تھی۔ احمدیوں کو عیسائیوں کے ساتھ کسی قسم کی عداوت نہ[illegible] ہے۔ بلکہ وہ یسوع مسیح کو خدا کا سچا اور جلیل القدر نبی ما[illegible] ہیں۔ ایسا ہی انہوں نے اس موقعہ کو عیسائیوں سے یہ [illegible] کے لئے بھی از حد موزوں سمجھا۔ کہ عیسائی بھی اسلام کو [illegible] کی نگاہ سے نہ دیکھیں۔ بلکہ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ بجائے اس [illegible] اس کے عیب نکالنے کی کوشش کریں۔ اس کی خوبیوں کو تلا[ش] کریں۔ اور اس کے محاسن کی ٹوہ لگائیں۔ کیونکہ سچائی اس [illegible] نہیں ظاہر ہوتی۔ کہ دوسرے کے عیب نکالے جائیں۔ بلکہ ظاہر ہوتی ہے۔ کہ اپنی فوقیت کا ثبوت دیا جائے۔ چنا[نچہ] فرماتے ہیں:

"اے بھائیو! دُنیا شرک۔ بے دینی۔ خدا سے بے توجہی ملکی تباغض۔ قومی تنافر اور جماعتی کش مکشوں کی جولانگاہ ہو رہی ہے۔ پس ہر ایک جو خدا تعالیٰ سے محبت رکھتا ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی غفلت سے بیدار ہو اور خدا کے نام پر بنائے ہوئے گھروں کو بے دینی او[ر] شقاق کا مرکز بنانے کی بجائے توحید اور اتحاد کا مرکز بنائے"

باقی آیندہ

بیسیوں ایسے کٹنگس ہیں سے صرف چند ایک اشاعت ہذا میں جاتے ہیں۔ بقیہ انشاء اللہ آیندہ اشاعتوں میں پیش احباب رہینگے۔ اور ان کے ساتھ ایڈریس اور بڑے بڑے لارڈ دا[ر] اور عہدہ داروں اور اُمراء معززین کی چھٹیات۔ مبارکبادیں [illegible]

(اشتہارات)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی نایاب کتب چھپ گئیں

چند ہی سال گذرے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی تصانیف سرمایہ کی کمی سے دوبارہ نہ چھپنے کی باعث نایاب ہو رہی تھیں۔ اور احباب کو دگنی چوگنی بلکہ بعض دفعہ دس گنی قیمت پر بھی ملنا محال تھیں۔ اور یہ ایک ایسا تکلیف دہ امر تھا۔ کہ جس کا احساس کم و بیش ہر احمدی کو ہوا۔ اور سب سے بڑھکر حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو۔ اور اسی احساس کے ماتحت حضور نے بعض خدام کو ان نایاب کتب کی طباعت کیلئے سرمایہ جمع کرنیکا ارشاد فرمایا جس پر تیس چوبیس ہزار روپیہ جمع ہو گیا اور کام جو برسوں سے قلت سرمایہ کی وجہ سے رکا پڑا تھا صیغہ دعوۃ و تبلیغ کی زیر نگرانی شروع کر دیا گیا۔ اور آج جبکہ اس کام کو جاری ہوئے چار سال بھی نہیں گذرے بہت سی بیش بہا اور نایاب تصانیف نہایت اہتمام سے شائع ہو چکی ہیں۔ نہ صرف حضرت مسیح موعودؑ کی بلکہ اور بھی کئی ایک مفید اور محققانہ کتب (جن میں سے بعض حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور چند دیگر بزرگان سلسلہ کی تصانیف ہیں) طبع ہو چکی ہیں۔ جن کی فہرست مع قیمت درج ذیل ہے۔

بک ڈپو تالیف و اشاعت جس نے کہ اس قدر قلیل عرصہ میں کافی سے زیادہ لٹریچر شائع کیا ہے۔ احباب کی توجہ اور امداد کا از حد مستحق ہے۔ کیونکہ اس کیلئے جس قدر سرمایہ جمع کیا گیا تھا وہ تمام کا تمام لٹریچر کی طبع و اشاعت میں خرچ ہو چکا ہے بلکہ اس کے علاوہ اور بھی کئی ہزار روپیہ نظارت نے اپنے پاس سے خرچ کر کے بعض کتابیں شائع کروائی ہیں۔ اسلئے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اب جبکہ انہیں دگنی چوگنی یا دس گنی قیمت کی بجائے معمولی قیمت پر نایاب سے نایاب کتابیں مل سکتی ہیں۔ تو وہ ضرور ان کو خریدیں اور پڑھیں بلکہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں انکی اشاعت کی تحریک کریں۔ اس وقت جس قدر نایاب کتب شائع ہو چکی ہیں۔ اگر ان میں سے نصف بھی احباب خرید لینگے تو اسی سرمایہ سے باقی تمام کتب بھی جلد سے جلد شائع ہو سکتی ہیں۔ ہمیں امید ہے۔ کہ خدا کے مسیح کی قائم کردہ جماعت دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی جماعت اسلام کے لئے سرفروشی کا اظہار کرنے والی جماعت اس کام میں پیچھے نہ رہیگی۔ اور جہاں تک اس سے ممکن ہوگا۔ ان انمول روحانی جواہر کو جو کوڑیوں کے مول بک رہے ہیں خرید کر اکناف عالم میں پھیلا دے گی۔

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حقیقۃ الوحی
سرمہ چشم آریہ
شحنہ حق
آئینہ کمالات اسلام
برکات الدعا
شہادت القرآن
انجام آتھم
تحفہ قیصریہ
سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
ضرورت الامام
تذکرۃ الشہادتین
راز حقیقت
ایام الصلح اردو
تحفہ غزنویہ
لیکچر سیالکوٹ
تریاق القلوب
دافع البلاء
تحفہ ندوہ
سناتن دھرم
براہین احمدیہ حصہ پنجم
تجلیات الٰہیہ
تقریریں
منن الرحمٰن
فریاد درد
ترغیب المومنین
(۲ و ۳ یہ پہلی دفعہ شائع کی ہیں)
الخطاب الجلیل عربی
ترجمہ اسلامی اصول کی فلاسفی

کتب و تقاریر حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ

ملائکۃ اللہ دوسرا ایڈیشن
آئینہ صداقت اردو
آئینہ صداقت انگریزی
نجات
تحفہ پرنس انگریزی
احمدیت یعنی حقیقی اسلام اردو
احمدیت یعنی حقیقی اسلام انگریزی
دعوۃ الامیر فارسی مجلد
دعوۃ الامیر اردو غیر مجلد
سوانح احمدؑ انگریزی
احمدیہ مومنٹ

جو جماعتیں اپنے ہاں بک ڈپو کی شاخ کھولنا چاہیں۔ انہیں معقول کمیشن دیا جائیگا۔ شرائط طلب کرنے پر بھیجی جا سکتی ہیں۔

مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

(اشتہارات)

تمام سرمہ فروشوں کو کھلا چیلنج

یہ امر تو اب روز روشن کی طرح ظاہر ہو چکا ہے۔ کہ ہمارا موتی سرمہ (رجسٹرڈ) ککرے۔ ضعف بصر، دھند، جالا، پھولا، پانی بہنا، خارش، رتوندہ، گوہانجنی، ناخونہ، ابتدائے موتیا بند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ اگر آپ کو اپنی پیاری آنکھوں سے کچھ بھی محبت ہے (جس کے بغیر دنیا اندھیر ہے) تو آپ کو آج سے ہی موتی سرمہ کا استعمال شروع کر دینا چاہیئے۔ جو نہ صرف آپ کی نور بصارت کو ہی ترقی دے گا۔ بلکہ جملہ امراض چشم سے آپ کی پیاری آنکھوں کو محفوظ رکھے گا۔ قیمت ایک تولہ دو روپے آٹھ آنہ محصولڈاک علاوہ۔ ہر ایک سرمہ فروش یہی کہتا ہے کہ میرا سرمہ سب سے اعلیٰ ہے جس سے ناظرین کے لئے اصل و نقل میں تمیز کرنی بہت مشکل ہو جاتی ہے۔ لہذا لوگوں کی تسلی کے لئے ہم ایک آسان راہ پیش کرتے ہیں۔ کہ ہمارے ہر اشتہار میں نیا سارٹیفکیٹ درج ہوگا۔ ہر اشتہار میں نیا سارٹیفکیٹ چھپا ہوا ہونا یہ خود کسی سرمہ کے بہتر ہونے کی زبردست دلیل ہے۔ یہ کل سرمہ فروشوں کو ہماری طرف سے چیلنج ہے کہ وہ بھی ہر بار ہماری طرح نیا سارٹیفکیٹ پبلک میں پیش کریں۔ لہذا اس سلسلہ میں پہلا سارٹیفکیٹ درج ذیل ہے۔

پڑبالوں کو بہت آرام ہوا

جناب منشی مہر الدین صاحب احمدی پٹواری نمبر حلقہ ۲۹۵ ضلع لائل پور سے لکھتے ہیں۔ پہلے ایک تولہ سرمہ منگوایا تھا۔ وہ تمام دوستوں میں تقسیم ہوگیا۔ چوہدری دلشاد بخش صاحب کی اہلیہ کو پڑبال کی بہت شکایت تھی۔ جس سے اب بہت آرام ہے۔ لہذا دو تولہ موتی سرمہ چوہدری مولا بخش صاحب کے نام بذریعہ وی پی بھیج دیں۔

پتہ کا:۔ مینجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور۔ پنجاب

(اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی)

بعدالت جناب ایڈیشنل سب جج صاحب بہادر درجہ چہارم روپڑ۔ ضلع انبالہ،

عبدالغفور ولد رحیم بخش ذات راجپوت مسلمان ساکن مانپور تحصیل کھرڑ ضلع انبالہ۔ مدعی

بنام

عبداللہ بخش و اللہ بخش پسران کمال و نصیب خان ولد خیر الدین۔ فضل و عیدی پسران خواجہ و رحمت اللہ عبدالقادر بخش۔ زینت علی ولد میران بخش۔ عبدالرحمن ولد گندھیلا۔ نیاز ولد لکھو۔ ابراہیم و رستم۔ مسماۃ نور بھری بیوہ بشارت علی۔ مسماۃ عمداں بیوہ عبداللہ۔ امانت و رمضان خاں پسران مولا بخش و مسماۃ عیدن۔ عبدالصمد ولد نبیا و عبداللہ ولد جیبا۔ عطا محمد ولد فضلو۔ رستم ولد غلامی ساکنان ملاں پور تحصیل کھرڑ۔ خلعمار ولد خواجہ۔ الو ولد بہادر۔ رحمت ولد کمال ساکنان بھٹری علاقہ پٹیالہ۔ برکت ولد حاکم ساکن للہیڑی گڑھ علاقہ لودھیانہ۔ نواب ولد کہنو ساکن سرن علاقہ پٹیالہ۔ ابراہیم ولد عبداللہ بیع قادر بخش ولد پیرو۔ سکندر ولد حاکم ساکنان ملاں پور۔ مسماۃ عمداں وعیداں ثانی بیوگان نبی بخش۔ عبدالغنی ولد دولا۔ بہادر علی ولد کوڑا و ستیا نابالغ بسرپرستی مسماۃ لبزو والدہ خود اقوام راجپوت مسلمان۔ ساکنان مانپور تحصیل کھرڑ ضلع انبالہ۔ مدعا علیہم

دعویٰ جرائے حکم امتناعی دوامی

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں رپورٹ سمن و بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہم ۲۰ تا ۲۳ تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہو جاتے ہیں۔ جن پر عام طور سے تعمیل سمن ہونی مشکل ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکورہ حاضر عدالت ہذا اصالتاً یا وکالتاً بتاریخ ۹ ۱۱ ۲۶ واسطے جوابدہی مقدمہ نہ ہونگے۔ تو ان کے برخلاف کارروائی ضابطہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۱۰ ۲۶ کو ہمارے دستخط و مہر عدالت سے جاری ہوا۔ مہر عدالت۔ دستخط حاکم

اشتہارات

اللہ شافی کنہادا

ملیریا بخار کی مجرب و آزمودہ دوا

کونین سے بڑھ کر مفید اور جملہ اقسام بخار کا دافع (تریاق بخار قاتل ملیریا) جس کے استعمال سے سخت سے سخت کئی کئی دن کا چڑھا ہوا بخار صرف چند خوراک کے استعمال سے بفضل خدا اتر جاتا ہے۔ اور بخار اترنے کے بعد پھر اس کا استعمال آئندہ کے لئے بخار کو روک بھی دیتا ہے۔ اور ایک شیشی پانچ سات مریضوں کے لئے کافی ہوسکتی ہے۔ پس ایسی مفید اور مجرب دوا کا ہر گھر میں رہنا باعث آرام ہے۔ اور اس کے مفید اور مجرب ہونے کے متعلق ہزارہا شہادتیں موجود ہیں۔ پس مبارک ہیں وہ جو ایسی نایاب دوا سے خود بھی فائدہ اٹھائیں۔ اور دوسروں کو بھی اپنے تجربہ سے مطلع فرمائیں۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ چار آنہ محصولڈاک علاوہ

خاص رعایت:۔ اطباء اور وید اور ڈاکٹر صاحبان خرچ پارسل و پیکنگ وغیرہ کے لئے چھ آنے کے ٹکٹ روانہ فرما کر صرف ایک مرتبہ اس کو بالکل مفت بلاقیمت برائے تجربہ طلب فرما سکتے ہیں۔

المشتہر

مینجر شفاخانہ سعادت منزل متعلقہ عالی جناب مولوی حکیم میر سعادت علی صاحب منصبدار معالج امراض کہنہ شاہ علی بنڈہ۔ چوک اسپاں۔ حیدرآباد دکن

(اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی)

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب ایڈیشنل سب جج بہادر درجہ چہارم روپڑ

نرائن سنگھ ولد نہالا جٹ ساکن اونی کلاں پرگنہ سورش تحصیل روپڑ ضلع انبالہ۔ مدعی

بنام

نظام الدین ولد دولا قوم گوجر ساکن سرہانہ پرگنہ سورش تحصیل روپڑ۔ مدعا علیہ

دعویٰ ۔/۱۰۹ روپیہ بروئے تمسک

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں رپورٹ سمن و بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے۔ کہ مسمی نظام الدین مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش پھرتا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مسمی نظام الدین مدعا علیہ مذکور حاضر عدالت ہذا اصالتاً یا وکالتاً بتاریخ ۸ نومبر ۱۹۲۶ء کو برائے جوابدہی مقدمہ نہ ہوگا۔ تو اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج تاریخ ۲۶ ۱۰ ۱۲ کو ہمارے دستخط و مہر عدالت سے جاری ہوا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

ممالک غیر کی خبریں

ترکوں نے جو جدید قانون طلاق وضع کیا ہے۔ اسکی وجہ سے عورتوں کی بہت حق تلفی ہوتی ہے۔ پرانے قانون کے مطابق شادی اور طلاق کے مسائل بصورت احسن ترتیب پاتے تھے۔ لیکن آئیندہ ان کا فیصلہ عدالتوں کے ہاتھوں میں ہوگا۔ اور قانون کے سامنے مرد اور عورت کی حیثیت ایک ہوگی۔ دو عورتیں کرنے والوں کو سزا پانچ سال تک قید کی دی جاسکتی ہے۔ لڑکیوں کے لئے شادی کی قید چہاردہ سالگی کے بجائے اٹھارہ سال کردی گئی ہے ❊

ماسکو ۲۳ راکتوبر۔ حکومت قفقاز کا بیان ہے۔ کہ آرمینیا میں ایک شدید زلزلہ آیا۔ جس کا اثر تین منٹ رہا۔ شہر لینن آکان میں پانچ آدمی ہلاک اور ۸۰ آدمی سخت مجروح ہوئے۔ اور آس پاس کے علاقہ میں ۳۰۰ آدمی ہلاک اور ۲۰۰ زخمی ہوئے۔ دریں ہوگئے قریب دیہات کو صدمہ پہونچا جن میں سے چھ گاؤں تو قطعی تباہ و برباد ہوگئے۔ مقام طفلس کا سیسموگرافک اسٹیشن اطلاع دیتا ہے۔ کہ زلزلہ کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ بڑے بڑے کوہستانی طبق متصادم ہوگئے تھے ❊

لنڈن ۲۲ راکتوبر۔ ایک تقریر کے دوران میں لارڈ برکن ہیڈ نے فرمایا۔ کہ ہمارا تعلق ہندوستان سے سیاسی نہیں۔ بلکہ خاندانی ہے۔ ہندوستان میں بھی اب یہ خیال عام ہوگیا ہے کہ وہ حکومت کے حصہ دار ہیں۔ اس خیال سے مستقبل پر بہت اچھا اثر پڑے گا ❊

لنڈن ۲۱ راکتوبر۔ کئی معززین کے دستخطوں سے ایک خط اخباروں میں شائع ہوا ہے۔ جس میں لوگوں سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ اس فنڈ میں چندہ دیں۔ جو اس غرض سے شروع کیا گیا ہے۔ کہ لنڈن میں لارڈ کرزن آنجہانی کا ایک مجسمہ نصب کیا جائے۔ اور ان کی ایک یادگار ویسٹ منسٹر کی خانقاہ میں قائم کی جائے ❊

۲۴ راکتوبر شنگھائی۔ چینی علاقوں میں سرخ فوجوں کی جد و جہد کے سبب سے مارشل لاء کا اعلان کردیا گیا ہے ❊

پولڈم ۲۲ راکتوبر۔ شاہزادی آتیل فریڈرک سابق نوابا صونائی آف اولڈن برگ کو جو سابق قیصر کے دوسرے بیٹے کی بیوی ہے عدالت نے طلاق حاصل کرنے کی اجازت کردی۔ شاہزادی نے طلاق اس بناء پر لی ہے۔ کہ اس کا شوہر اس کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرتا تھا۔ نیز زن و شوہر کے تعلقات اچھے نہ تھے ❊

۲۴ راکتوبر لنڈن۔ حکومت برطانیہ کی سفارش پر شاہ مصر نے سر جے۔ ایل۔ میفے کو سوڈان کا جدید گورنر جنرل مقرر کیا ❊

ہندوستان کی خبریں

لاہور ۲۷ راکتوبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ آگرہ کی عدالت میں کتاب "ویچتر جیون" کے مصنف کے خلاف دفعہ ۱۵۳ (الف) تعزیرات ہند کے ماتحت مقدمہ چل رہا ہے۔ اس سلسلہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے شہادت دینے کے لئے مدیر "زمیندار" کو بھی طلب کیا ہے۔ چنانچہ مولوی غلام ربانی صاحب لودھی مدیر معاون نمائندہ خصوصی "زمیندار" کی حیثیت سے آگرہ روانہ ہوگئے ❊

لاہور ۲۵ راکتوبر۔ گورنر پنجاب نے کونسل چیمبر میں ایک طویل تقریر کی اور ساہوکارہ بل پر مہر تصدیق ثبت کرنے سے انکار کردیا۔ اور کہا۔ کہ یہ بل قانونی نقائص سے پُر ہے۔ اگر اس مسودۂ قانون میں جیسا کہ کونسل نے منظور کیا ہے۔ چند دفعات اصلاح طلب ہوتیں۔ تو کونسل میں دوبارہ پیش کردیا جاتا۔ لیکن یہ بہت زیادہ اصلاح طلب ہے ❊

لاہور ۲۵ راکتوبر۔ ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر "سیاست" نخش اشتہار شائع کرنے کے مقدمہ کے سلسلہ میں پیش ہو کر جب عدالت سے باہر آئے تو آپ کو زیر دفعہ ۱۵۳ الف وارنٹ دکھلا کر گرفتار کرلیا گیا۔ آپ کی گرفتاری ایک آرٹیکل کی بناء پر ہوئی ہے۔ جو "سیاست" کے ۱۱ راکتوبر کے پرچہ میں شائع ہوا ❊

لاہور ۲۵ راکتوبر۔ خان بہادر شیخ عبدالقادر صاحب بیرسٹرایٹ لا سابق وزیر تعلیم جو مجلس اقوام کے لئے ہندوستانی نمائندے کی حیثیت میں جینوا تشریف لے گئے تھے ۲۴ راکتوبر صبح سات بجے بمبئی میل سے تشریف لائے۔ گو قلت وقت کے سبب عام طور پر اطلاع نہ دی جاسکی۔ مگر پھر بھی ہر قوم اور طبقے کے نمائندے اسٹیشن پر موجود تھے۔ لنڈن میں آپنے ایک مسجد کا

پنجاب طبّی کانفرنس لاہور ۲۹، ۳۰ اور ۳۱ راکتوبر کو ہونے والی ہے۔ اس جلسے میں علاج بالمثل اور علاج کے حامیوں کا باہمی مناظرہ ہوگا۔ اور پیچیدہ امراض کی تشخیص کے فاضل اطباء کی ایک مجلس شوریٰ منعقد ہوگی ❊

ریاست میسور کے بجٹ ۲۷-۱۹۲۶ء میں اشاعت تعلیم کے لئے پہلے کی نسبت ۷۹ ہزار روپیہ زیادہ منظور کیا گیا ہے اس میں سے ۷۰ ہزار روپیہ پرائمری سکولوں کے طلباء کی تنخواہوں میں اضافہ کے لئے ہے ❊

موضع بھارے کھوہ کے نزدیک جو راولپنڈی سے ۱۲/۱۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ایک زبردست ڈاکہ پڑا۔ ڈاکو مسلح تھے اور ایک مسلمان کے مکان پر حملہ آور ہوئے۔ مسلمان مذکور اس کی بیوی اور اس کے چھوٹے بچے کو قتل کردیا گیا ❊

(منشی عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)